عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۲۳ تا ۲۹/ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸/ اگست ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۱۳

حضرت مولانا
عبدالرحیم اشعرؒ
حیات وخدمات کے آئینہ میں

قادیانی مذہب دہشت گردی کی حمایت کرتا ہے

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی کہانی اخباری رپورٹوں کی زبانی

نظامِ خلافت کا قیام

ضرت مہدی علیہ الرضوان کا اچانک ظہور

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatme-nubuwwat.or

خون کی منتقلی کا مسئلہ:

س:...... ایک انسان کا خون دوسرے انسان کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... خون انسان کا جزو ہے اور جب بدن سے نکال لیا جائے تو نجس بھی ہے' انسان کا جزو ہونے کی حیثیت سے اس کی مثال عورت کے دودھ کی ہوگی' جس کا استعمال علاج کے لئے فقہاؒ نے جائز لکھا ہے (عالمگیری' طبع مصر ص:۱۱۲ ج:۴)۔ خون کو بھی اگر اسی پر قیاس کرلیا جائے تو یہ قیاس بعید نہیں ہوگا' البتہ اس کی نجاست کے پیش نظر اس کا حکم وہی ہوگا جو حرام اور نجس چیزوں کے استعمال کا ہے' یعنی:

۱:...... جب مریض اضطراری حالت میں ہو اور ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دیئے بغیر اس کی جان بچانے کا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔

۲:...... جب ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دینے کی "حاجت" ہو' یعنی مریض کی ہلاکت کا خطرہ تو نہ ہو' لیکن اس کی رائے میں خون دیئے بغیر صحت کا امکان نہ ہو تب بھی خون دینا جائز ہے۔

۳:...... جب خون نہ دینے کی صورت میں ماہر ڈاکٹر کے نزدیک مرض کی طوالت کا اندیشہ ہو' اس صورت میں خون دینے کی گنجائش ہے' مگر اجتناب بہتر ہے' کما فی الهندية "وان قال الطبيب يتعجل شفاءك فيه وجهان۔" (ص:۳۵۵ ج:۵)

۴:...... جب خون دینے سے محض منفعت یا زینت مقصود ہو' یعنی ہلاکت یا مرض کی طوالت کا اندیشہ نہ ہو' بلکہ محض قوت بڑھانا یا حسن میں اضافہ کرنا مقصود ہو تو ایسی صورت میں خون دینا ہرگز جائز نہیں۔

س:...... کیا کسی مریض کو خون دینے کے لئے اس کی خرید و فروخت اور قیمت لینا بھی جائز ہے؟

ج:...... خون کی بیع تو جائز نہیں' لیکن جن حالات میں' جن شرائط کے ساتھ نمبر اول میں مریض کو خون دینا جائز قرار دیا ہے' ان حالات میں اگر کسی کو خون بلاقیمت نہ ملے تو قیمت دے کر خون حاصل کرنا صاحب ضرورت کے لئے جائز ہے' مگر خون دینے والے کے لئے اس کی قیمت لینا درست نہیں۔

س:...... کسی غیر مسلم کا خون مسلم کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... نفس جواز میں کوئی فرق نہیں' لیکن یہ ظاہر ہے کہ کافر یا فاسق' فاجر انسان کے خون میں جو اثرات خبیثہ ہیں' ان کے منتقل ہونے اور اخلاق پر اثر انداز ہونے کا قوی خطرہ ہے' اس لئے صلحائے امت نے فاسقہ عورت کا دودھ پلوانا بھی پسند نہیں کیا' اس لئے کافر اور فاسق' فاجر انسان کے خون سے حتی الوسع اجتناب بہتر ہے۔

جائیداد میں حصہ:

س:...... عرض یہ ہے کہ ہم دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ ہمارے والد صاحب کے نام ایک مکان ہے' جو والد صاحب نے تین سال پہلے ہماری چھوٹی ہمشیرہ کے نام کردیا۔ اب بڑی ہمشیرہ اس مکان میں بچوں کے ساتھ رہ رہی ہیں' جب مکان تیار ہو رہا تھا تو والد صاحب نے بڑی ہمشیرہ سے تین لاکھ روپے ادھار لئے تھے۔ اس مکان کے نصف حصے کا کرایہ آٹھ ہزار روپے بھی دو سال سے بڑی ہمشیرہ لے رہی ہیں اور اسی مکان میں رہائش بھی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اب وہ کہہ رہی ہیں کہ جب ان کا قرضہ پورا ہوجائے گا' تو وہ مکان سے چلی جائیں گی۔ تمام بہنیں یہ چاہتی ہیں کہ مجھے مکان میں حصہ نہ ملے کیونکہ میں گزشتہ پانچ سال سے کراچی میں الگ رہ رہا ہوں' جبکہ ہمارا مکان حیدرآباد میں واقع ہے۔ والد صاحب بھی بہنوں ہی کی بات مانتے ہیں اور ہماری نہیں سنتے۔ میں والد صاحب کا نافرمان نہیں ہوں۔ مکان بھی میری ہی نگرانی میں تیار ہوا تھا۔ اب خدا جانے کیا ہوگیا ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ میں والد صاحب کا بڑا بیٹا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنی جائیداد میں سے حصہ نہیں دیتے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... اگر انہوں نے یہ مکان اپنی چھوٹی بیٹی کے نام کرادیا' تو یہ ان کی چیز تھی' انہوں نے چھوٹی بیٹی کو دیدی۔ البتہ اگر بغیر ضرورت کے اور بغیر وجہ کے انہوں نے یہ عمل کیا ہے تو وہ گناہ گار ہوں گے۔

پرائز بانڈ کی پرچیوں کی خرید و فروخت:

س:...... کراچی سمیت ملک بھر میں پرائز بانڈ اور پرائز بانڈ کی پرچیوں کا کاروبار عام ہوگیا ہے۔ ہر شخص پرائز بانڈ کی پرچیاں خرید کر راتوں رات امیر بننے کے چکر میں ہے۔ کیا پرائز بانڈ کی ان پرچیوں پر نکلنے والے انعام سے "عمرہ" یا کوئی بھی نیک کام یا غریبوں' بیواؤں کی امداد کرسکتے ہیں یا نہیں؟

ج:...... یہ پرچیوں کا کاروبار جائز نہیں۔ اس سے نہ عمرہ جائز ہے اور نہ صدقہ خیرات صحیح ہے۔ یہ کاروبار بند کردینا چاہئے اور جو رقم اس سلسلے میں حاصل ہوئی ہے' وہ غرباء و مساکین کو بغیر نیت ثواب کے دے دینی چاہئے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد: ۲۲ شمارہ: ۱۳ ۲۳ تا ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸ / اگست ۲۰۰۳ء

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا اللہ وسایا

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: حاجی عبداللطیف طاہر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد راشد، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
حضرت مہدی علیہ الرضوان کا اچانک ظہور (مولانا شکیل احمد قاسمی)	6
قادیانی مذہب دہشت گردی کی مکمل حمایت کرتا ہے (رپورٹ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم)	9
نظام خلافت کا قیام (مولانا محمد موسیٰ)	14
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ حیات و خدمات	18
دجال افرنگ کی داستان حیات (مولانا حبیب الرحمن قاسمی)	23

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۶۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۴۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۰ ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۸ روپے، ششماہی: ۲۰۰ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-1823 الائیڈ بینک لمیٹڈ بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

ادارہ لندن:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ul-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی امت کو دعوت اسلام

فتنہ قادیانیت نے انیسویں صدی کے اختتامی ادوار میں جنم لیا۔ تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ سیالکوٹ کے کشنر آفس کے ایک ادنیٰ ملازم پر انگریز کی نظر عنایت ہوتی ہے اور وہ یکدم انگریزوں کا منظور نظر بن جاتا ہے۔ وہ اسے ایک خاص مقصد کے تحت پالنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ وہ دور ہے جب مسلمان ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی میں ہزیمت اٹھا چکے تھے اور انگریزوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے تھے۔ چند سال بعد یہ ملازم جسے دنیا مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے جانتی ہے ایک بین المذاہب محقق اور مناظر کی حیثیت سے دنیا کے اسٹیج پر نمودار ہوا اور اس نے ہر باطل مذہب کے پیشوا کے سامنے خلعت دہریت کا سامنا کرنے کے بعد انگریز کی اصل خواہش کی تکمیل کا سامان شروع کر دیا۔ اس کی کوشش تھی کہ وہ ہر اس ہستی کا نام استعمال کرے جسے دنیا کا کوئی بھی مذہب عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہو۔ اپنے مفادات کے حصول کیلئے اس نے نہ صرف یہ کہ مسیح و مہدی ہونے کے دعوے کئے بلکہ کرشن اور گرونانک وغیرہ بننے سے بھی گریز نہ کیا۔ بالآخر وہ وقت آیا جب اس نے انگریز کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کرتے ہوئے ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا دعویٰ کر دیا اور اس طرح کلمہ طیبہ میں اقرار رسالت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے اپنی طرف منسوب کر لیا۔ مسلم دنیا نے اس کے تمام ابتدائی دعووں کو شک کی نگاہ سے دیکھا اور جب اس نے مسیح موعود اور محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو امت مسلمہ نے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے فرامین کی روشنی میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے کفر وارتداد کا فتویٰ جاری کر کے انہیں مرتد اور زندیق قرار دیا اور ان کے خلاف آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر ممکن جدوجہد کی اور مخلوق خدا کو اس دام ہمرنگ زمین سے بچانے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں وقف کر دیں جس کے بہترین ثمرات ظاہر ہوئے اور قادیانی فتنہ اپنی ابتداء ہی سے عروج کے بجائے زوال کی جانب گامزن رہا اور سوائے چند اسلام دشمنوں کے اور کوئی اس فتنہ سے اپنا تعلق نہ جوڑ سکا بلکہ مہذب انسانوں کے نزدیک قادیانی ہونے کو ایک گالی تصور کیا جانے لگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے بعد حکیم نور الدین بھیروی اس کا جانشین بنا اور حکیم نور الدین کے بعد مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر الدین محمود قادیانیوں کا پوپ بنا۔ مرزا بشیر الدین محمود نے کشمیر کمیٹی اور ۱۹۴۶ء کے انتخابات کے موقع پر قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ شمار کروا کر کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کی راہ ہموار کی اور قیام پاکستان کی راہ میں حتی المقدور روڑے اٹکائے۔ پاکستان بننے کے بعد بدقسمتی سے اس کا چیلا ظفر اللہ قادیانی ملک کا پہلا وزیر خارجہ بن گیا، جس کی وجہ سے قادیانیوں کو شہ ملی اور انہوں نے بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کی کوشش کی جس میں انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر اکابر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے اور تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں کی جانوں کی قربانی دے کر مسلمانوں نے قادیانیوں کو ان کی حیثیت یاد دلا دی۔ بالآخر مرزا محمود بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کی حسرت دل میں لئے ہوئے عذاب قبر کا نشانہ بن گیا۔

مرزا محمود کے بعد اس کا لڑکا مرزا ناصر پاپائے قادیان کے منصب پر فائز ہوا اور اس کے دور میں چناب نگر (سابقہ ربوہ) قادیانی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا۔ بالآخر ۱۹۷۴ء میں وہ وقت آیا کہ مرزا طاہر کی سرکردگی میں قادیانی غنڈوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے بے گناہ طلبا کو "ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگانے کی پاداش میں ہاکیوں' سریوں اور دیگر ہتھیاروں سے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا۔ یہ اطلاع جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ ملک کے ہر حصے سے قادیانیوں کو لگام دینے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آوازیں اٹھیں۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر نگرانی قومی اسمبلی میں اور قومی اسمبلی کے باہر قادیانیوں کے خلاف شدید ردعمل ہوا' جس کا نتیجہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے تاریخ ساز فیصلہ کی صورت میں رونما ہوا۔

مرزا ناصر کی نفرت انگیز موت کے بعد مرزا طاہر نیا پاپائے قادیان بنا۔ اس واقعہ کے دو سال بعد قادیانیوں کو پھر شرارت سوجھی اور انہوں نے پر پرزے نکالنے شروع کیے۔ مسلمانوں کی مذہبی غیرت نے قادیانیوں کی اس اشتعال انگیزی کا جواب آئین اور قانون کی زبان سے دینے کا فیصلہ کیا' چنانچہ ۱۹۸۴ء میں تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا جس کی رو سے قادیانیوں پر شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی۔ اسلام اور مسلمانوں کی اس فتح نے مرزا طاہر کو منہ دکھانے کے قابل نہ چھوڑا۔ چنانچہ وہ برقعہ اوڑھ کر راتوں رات پاکستان سے انگلینڈ فرار ہو گیا جہاں اس نے قادیانیوں کے نئے مرکز کی بنیاد ڈالی اور قادیانی ٹی وی' ویب سائٹ اور دیگر ذرائع سے نئے سرے سے قادیانیت کی تبلیغ شروع کی اور آئے دن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بددعائیں دینے اور اپنی پارٹی کو اس عمل کی ترغیب دینے کا عمل شروع کیا' اس کے ساتھ ساتھ اس نے مختلف پاکستانی سربراہان کی غیر قدرتی اموات' بعض پاکستانی حکومتوں کے ماورائے آئین خاتمے اور ملک میں آنے والی بعض ارضی وسماوی آفات کو قادیانیت کی فتح اور اپنی بددعائیوں کا نتیجہ قرار دیا' نیز وہ مسلسل پاکستان کی سلامتی کے خلاف بیانات دیتا رہا۔ بالآخر وہ بھی واصل جہنم ہوا۔

اس کی موت کے بعد مرزا مسرور قادیانیوں کا نیا پوپ منتخب ہوا۔ اس نے اپنی زیر قیادت منعقد ہونے والے حالیہ سالانہ قادیانی جلسے میں حسب معمول بلند بانگ دعاوی کیے جس نے سوائے اس کے اور اس کے پیروکاروں کے کفر و گمراہی میں مزید اضافے کے اور کچھ نہ کیا۔ اس جلسے کے جواب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے برمنگھم میں سالانہ عظیم الشان کانفرنس منعقد کر کے قادیانیوں کو دعوت اسلام دی اور کئی نیک بخت افراد قادیانیت سے تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دین اسلام کے فروغ اور قادیانیوں کے کفر سے انہیں نکالنے کے اسی جذبہ کے تحت ہم قادیانی امت کو ایک مرتبہ پھر دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ماننا چھوڑ دے' مسیح موعود اور مہدی معہود کی اصطلاحات کو مرزا قادیانی پر چسپاں کرنا ترک کر دے' مرزا قادیانی کے دامن کو چھوڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں پناہ لے لے اور آپ ﷺ کو آخری نبی مان کر اس حقیقت کا اقرار کرلے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب' دجال اور لعین تھا اور یہ کہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو گا' بلکہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اس وقت آسمان پر زندہ موجود ہیں' قرب قیامت میں آسمان سے نزول ہوں گے۔ اگر قادیانی امت ان عقائد کو مان لیتی ہے تو وہ مسلمانوں کی صف میں شامل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ خوش بختی کی حقدار بن سکتی ہے۔ اسلام کے دروازے قادیانیوں پر آج بھی کھلے ہیں' بشرطیکہ وہ اپنے سابقہ عقائد کو ترک کر دیں اور نئے سرے سے اسلام قبول کر لیں۔ اگر مرزائی امت نے اپنے کفریہ عقائد سے توبہ نہ کی اور اسلام قبول نہ کیا تو وہ یاد رکھے کہ قیامت کے دن اس کا حشر بھی نمرود' فرعون' ہامان' ابوجہل' مسیلمہ کذاب اور مرزا قادیانی کے ساتھ ہو گا' جو یقیناً دائمی جہنم ہے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان

کا اچانک ظہور

تلخیص: مولانا شکیل احمد خان قاسمی

علامہ ابن کثیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ترمذی نے قتیبہ سے' انہوں نے راشد ابن سعد سے' انہوں نے یونس سے' انہوں نے ابن شہاب زہری سے' انہوں قبیصہ ابن ذویب سے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یخرج من خراسان رایات سود فلا یردھا شیء حتی تنصب بایلیا."

ترجمہ: "خراسان سے سیاہ جھنڈوں والے نمودار ہوں گے' پھر انہیں کوئی طاقت واپس نہیں کرسکتی یہاں تک کہ وہ ایلیا میں خیمہ زن ہوجائیں گے۔"

ابومسلم نے اپنے ذہن ودماغ سے اس حدیث کے رخ کو دولت بنوامیہ ۱۳۲ھ کی جانب موڑ دیا ہے' حالانکہ اس حدیث میں مذکور "رایات سود" سے دولت بنوامیہ مراد نہیں بلکہ قرب قیامت یہ واقعہ پیش آئے گا' اور اس لشکر میں بذات خود حضرت محمد ابن عبداللہ العلوی الفاطمی الحسنی المہدی رضی اللہ عنہ موجود ہوں گے' جنہیں اللہ تعالیٰ یہ صلاحیت راتوں رات عطا فرمائے گا' یعنی ان کی خطاؤں اور دوسری سیئات کو معاف کر انہیں اپنی عطاؤں وبخششوں سے مالا مال کردے گا اور انہیں اس بات پر قادر فرمائے گا کہ وہ امت کی قیادت سنبھال سکیں' انہیں الہامات' مکاشفات اور ہدایات اور ہر طرح کی رہنمائی عطا فرمائے گا۔ یہ راز لوگوں پر مخفی ہوگا کہ مہدی کون ہے؟ ان پر اچانک یہ راز ظاہر ہوگا۔ اہل مشرق ان کی بھرپور تائید کریں گے اور ان کی ہر ممکن مدد فرمائیں گے اور انہی کو اپنا امیر منتخب کرلیں گے۔ نیز ان کا پرچم سیاہ ہوگا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاہ جھنڈوں کی طرز پر ہوگا' جس کا نام عقاب تھا' جسے حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ نے عراق کا رخ کرتے ہوئے مشرقی دمشق کے مقام الثنیہ پر نصب کیا تھا۔ وہ مبارک جگہ اب تک کفار ومشرکین اور ان کے اذناب و معاونین کے لئے عقاب رہی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک رہے گی۔ وللہ الحمد والشکر۔

اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر جو خود پہنی تھی وہ سیاہ تھی' اور بعض روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ دھاری والا سفید عمامہ بھی پہنے ہوئے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہاں جس مہدی موعود کا تذکرہ ہورہا ہے وہ آخری زمانہ میں ظہور پذیر ہوں گے۔ ان کا خروج اصل میں مشرق کی جانب سے ہوگا اور خانہ کعبہ کے پاس ان سے بیعت ہوگی' جیسا کہ احادیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔ بحمداللہ ہم نے علیحدہ ان احادیث کو جمع کردیا ہے۔

حضرت مہدیؓ کی مدت حکومت اور مال وزر کی افراط:

علامہ ابن کثیر علیہ الرحمہ ابن ماجہ میں فرماتے ہیں کہ مجھ سے نصر ابن علی الجہضمی نے بواسطہ محمد ابن مروان العقیلی' انہوں نے بواسطہ عمارہ بن ابی حفص' انہوں نے بواسطہ ابوالصدیق الناجی' انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میری امت میں مہدی پیدا ہوگا وہ سات یا نو سال تک ایسی کامیاب حکومت کرے گا جس میں میری امت ایسی ایسی نعمتوں سے بہرہ ور ہوگی کہ کبھی ان کے مثل بہرہ ور نہ ہوئی ہوگی۔ زمین خوب غلہ اگائے گی اور وہ اپنے اندر کوئی چیز نہیں چھپائے گی اور دولت کی ریل پیل ہوگی۔ ایک آدمی کھڑا ہوگا کہ اے (امیرالمومنین) مہدی! مجھے یہ چیز عطا کیجئے؟ وہ کہیں گے: یہ لو۔"

امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمد ابن البشارؒ نے محمد ابن جعفرؒ کے واسطہ سے بیان کیا کہ شعبہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے زید العمیؒ سے سنا ہے اور انہوں نے ابوصدیق الناجیؒ سے سنا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہمیں اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی انجانا حادثہ نہ پیش آئے اس لئے ہم لوگوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ بے شک میری امت میں مہدی پیدا ہوگا' پھر وہ پانچ یا سات یا نو سال تک زندہ رہے گا (پھر کیا فرمایا راوی کو شک ہے) راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے پوچھا کہ وہ حالت کتنے دنوں تک باقی رہے گی؟ فرمایا کہ چند سال تک (مال وزر کی افراط کا یہ حال ہوگا کہ) ایک آدمی آئے گا اور کہے گا کہ (اے امیرالمومنین) مہدی! مجھے عطا کیجئے؟ تو مہدی اس کے کپڑے میں اتنی دولت بھر دیں گے جتنی وہ اٹھا سکے۔"

اس حدیث کو نقل کرکے امام ترمذی فرماتے ہیں: "یہ حدیث حسن صحیح ہے" اس طریق کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس حدیث کی سند میں ابوالصدیق کا تذکرہ کیا ہے جن کا نام بکر ابن عمرو ہے اور بعض لوگ ان کا نام بکر ابن قیس بتاتے ہیں۔

یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ ظہور کے بعد مہدی آخرالزماں کی اکثر مدت حکومت نو سال اور اقل مدت پانچ یا سات سال ہوگی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قرب قیامت خلیفہ وامیر حضرت مہدیؓ ہی ہوں گے' جو لوگوں میں مال ودولت کو نچھاور کریں گے واللہ اعلم۔ نیز ان کے زمانے میں پھلوں کی کثرت ہوگی' کھیتیاں خوب اچھی فصلیں اگائیں گی' مال ودولت کی افراط ہوگی۔ حکومت پر سلطان (مہدی) کا مکمل کنٹرول ہوگا' پوری سلطنت میں دین نافذ ہوگا' دشمن سرنگوں ہوگا' نیز ان کے دور حکومت میں عدل و انصاف اور خیر وفلاح قائم ودائم ہوگی۔

مذکورہ دونوں احادیث کے علاوہ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے دو اور احادیث ذکر کی ہیں جن میں سے ایک کو روایت ابن ماجہ نے اپنی سنن میں کیا ہے۔

ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے یونس ابن الاعلی نے' ان سے محمد ابن ادریس شافعیؒ اور ان سے محمد ابن الخالد الجندی نے' ان سے ابان ابن صالح نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حالات سخت سے سخت ہوتے جائیں گے اور دنیا پستی اور تنزلی کی جانب بڑھتی جائے گی' لوگ بخیل در بخیل ہوتے جائیں گے اور قیامت صرف اشرار پر قائم ہوگی اور مہدی تو صرف عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔"

یہ حدیث مشہور ہے جو امام شافعی علیہ الرحمہ کے موذن محمد ابن خالد الجندی الصنعانی" سے مروی ہے ان سے دوسری روایات بھی منقول ہیں وہ مجہول نہیں جیسا کہ امام حاکمؒ کا گمان ہے' بلکہ امام یحییٰ ابن معینؒ سے یہاں تک منقول ہے کہ محمد ابن خالد کا شمار ان رواۃ میں ہوتا ہے جن سے بواسطہ ابان ابن ابی عیاش حضرت حسن البصریؒ سے مرسلاً روایت کی جاتی ہے۔

ہمارے (یعنی ابن کثیرؒ کے) شیخ (حافظ ابن حجرؒ) نے "تہذیب التہذیب" میں بعض لوگوں کا قول نقل کیا ہے:

امام شافعیؒ نے انہیں (محمد ابن خالد الجندیؒ) کو خواب میں دیکھا' وہ فرما رہے تھے کہ: "یونس ابن عبدالاعلیٰ نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے' یہ حدیث مجھ سے مروی نہیں ہے۔"

میں (یعنی ابن کثیرؒ) کہتا ہوں کہ یونس ابن عبدالاعلیٰ ثقات میں سے ہیں' ان پر محض خواب کی وجہ سے طعن نہیں ہوسکتا۔ یہ حدیث اگرچہ بظاہر دوسری ان احادیث کے مضامین کے خلاف ہے جسے ہم حضرت محمد ابن عبداللہ العلوی الفاطمی الحسنیؒ کے مہدی ہونے کے ثبوت میں پیش کرچکے ہیں' جن کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کچھ پہلے ہوگا۔ واللہ اعلم۔

اگر مذکورہ بالا حدیث پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ دیگر ان احادیث کے منافی نہیں جن میں قرب قیامت مہدی آخرالزماں حضرت مہدیؓ کی آمد کا تذکرہ ہے اور نہ وہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دوسرے مہدی کے پیدا ہونے کی نفی کررہی ہے کیونکہ اس میں نفی کمال ہے جس کا مفہوم یہ ہوگا کہ عیسیٰ کے علاوہ دوسرا کوئی کامل ومعصوم مہدی نہ ہوگا۔

(انتہی کلام ابن کثیرؒ)

بارہ نقباء صحابہؓ:

علامہ ابن کثیر علیہ الرحمہ نے آیت: "ولقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل وبعثنا منھم اثنا عشر نقیبا" (الآیۃ) کی تفسیر کرتے ہوئے اپنی مشہور تفسیر میں ان بارہ نقباء کے متعلق ارشاد فرمایا:

"لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے جن حضرات انصار سے بیعت لی تھی وہ بارہ نقباء تھے' جن میں سے تین کا تعلق بنی اوس سے تھا جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) حضرت اسید ابن الحضیر' (۲) اسد ابن خیثمہؓ (۳) حضرت رفاعہ ابن المنذر رضی اللہ عنہم اجمعین اور بعض نے حضرت ابوالہیثم ابن التیہان کا نام بھی درج کیا ہے۔

اور نو نقباء قبیلہ خزرج کے تھے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) حضرت امامہ ابن سعد بن زرارہؓ (۲) حضرت سعد (۳) حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ (۴) حضرت رافع ابن مالک ابن العجلانؓ (۵) حضرت براء ابن معرورؓ (۶) حضرت عبادہ ابن الصامت' (۷) حضرت سعد ابن العبادہؓ (۸) حضرت عبداللہ ابن عمرو بن حرامؓ (۹) حضرت منذر ابن العمر بن حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔"

حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ نے ان بارہ نقباء کرام کے اسمائے گرامی کو اشعار میں جمع کیا ہے' جیسا کہ مورخ ابن اسحاق نے نقل کیا ہے۔ ان بارہ نقباء سے بیعت لینے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سردار تھے' اس لئے سردار' قومی لیڈر و قائد کی بیعت درحقیقت پوری قوم کی نمائندگی ہوتی ہے۔

بارہ خلفائے قریش:

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ مجھ سے حسن ابن موسیٰ نے' ان سے مجالدؒ نے بواسطہ شعبیؒ حضرت مسروقؒ سے روایت کیا ہے:

"ہم لوگ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمیں قرآن مجید پڑھا رہے تھے' اس دوران ایک شخص نے عرض کیا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ لوگوں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا کہ اس امت پر کتنے خلفائے کرام حکومت کریں گے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں کوفہ آیا ہوں' اس دوران تم سے پہلے کسی نے اس بابت سوال نہیں کیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ہاں! ہم لوگوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارہ خلفاء' بارہ نقباء بنی اسرائیل کی مانند۔"

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے لیکن اس کی اصل صحیحین میں مروی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ برابر لوگوں کا معاملہ اپنی رفتار سے چلتا رہے گا' جب تک بارہ لوگ ان پر حاکم نہ ہوں گے' اس کے بعد کوئی کلمہ ارشاد فرمایا جو مجھ سے مخفی رہ گیا' میں نے اپنے والد صاحب سے معلوم کیا کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ "کلھم من قریش" سب کے سب قریش سے ہوں گے۔"

یہ الفاظ امام مسلم کی صحیح مسلم شریف میں ہیں۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بارہ صالح خلفاء کی بشارت دی ہے جو حق کا بول بالا کریں گے' زمین پر خلافت حقہ قائم کریں گے' عدل و انصاف کو رواج دیں گے' لیکن یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ یہ لازم نہیں کہ وہ بارہ خلفاء متواتر و پے در پے ہوں گے' اور نہ یہ ضروری ہے کہ ان کا زمانہ حکومت ایک دوسرے سے متصل ہوگا' ان بارہ خلفائے کرام کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

(۱) خلیفہ اول امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' (۲) خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ' (۳) خلیفہ سوم حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ' (۴) خلیفہ چہارم امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ' اس فہرست میں حضرت سیدنا امیر المومنین عمر ابن عبدالعزیزؒ بھی ہیں' جن کی خلافت ائمہ کے نزدیک علی منہاج النبوۃ تھی اور آپ کا عہد مبارک خلفائے اربعہ کے بعد واقع ہوا ہے۔

یہ تو یقینی بات ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ قائم ہوگی جب تک ان بارہ خلفاء کی حکومت وخلافت اس روئے زمین پر قائم نہ ہو جائے' اور ظاہر ہے کہ احادیث مبارکہ میں جس مہدی کی بشارت دی گئی ہے اس کا نام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے مطابق ہوگا اور اس کے والد کا نام آپؐ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا' اور یہ کہ وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے' جس طرح کہ پہلے وہ ظلم و طغیان سے بھری ہوئی ہوگی۔

انتظار مہدی آخر الزماں کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس مہدی موعود کا انتظار کیا جائے' جس کا افسانہ بعض لوگوں نے یہ گھڑ لیا ہے کہ وہ پانچویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے اور پانچ سال کی عمر میں سامرہ کی گھاٹی میں کرشماتی طور پر روپوش ہوگئے ان کا وجود ابھی ہے

(باقی صفحہ 17 پر)

قادیانی مذہب دہشت گردی کی مکمل حمایت کرتا ہے

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی کہانی

اخباری رپورٹوں کی زبانی

برمنگھم (نمائندہ خصوصی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو عالمی سطح پر جرم قرار دیا جائے۔ مسلم امہ قادیانی جماعت کی جانب سے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کیلئے بیس کروڑ ڈالر مختص کیے جانے کا سختی سے نوٹس لے۔ مسلم امہ مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کیلئے چالیس کروڑ ڈالر خرچ کرے گی۔ اربوں ڈالر خرچ کرکے بھی کسی مسلمان کو قادیانی نہیں بنایا جاسکتا۔ عیسائی دنیا قادیانیوں کی حمایت سے کنارہ کش ہوجائے۔ مسلمانوں پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات یکطرفہ اور قطعاً بے بنیاد ہیں۔ دہشت گردی کی آڑ میں امت مسلمہ کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے امت مسلمہ ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہے۔ مسلم ممالک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کریں۔ دنیا بھر میں مسلم رفاہی اداروں کے خلاف کارروائیوں کے درپردہ قادیانی عزائم کارفرما ہیں۔ قادیانی عقائد کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی کو معبد محمد رسول اللہ کہنے پر رکھی گئی ہے۔ اسلام اور عیسائیت متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام قیامت سے قبل دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے عیسیٰ مسیح اور امام مہدی ہونے کے دعوے غلط ثابت ہوئے۔ ان خیالات کا اظہار اٹھارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مختلف ممالک کے علمائے کرام اور اسکالرز نے کیا۔ سینٹرل جامع مسجد برمنگھم میں منعقد ہونے والی اس کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد نے کی جبکہ جمعیت علمائے ہند کے امیر مولانا اسعد مدنی کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے۔ اس موقع پر کانفرنس میں شریک دس ہزار کے لگ بھگ مسلمانوں نے اسلامی اقدار کے تحفظ عقیدۂ ختم نبوت سے وابستگی اور قادیانیت کے خلاف آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے پرامن جدوجہد جاری رکھنے کا عہد کیا۔ کانفرنس کی پہلی نشست سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد کی ترجمانی کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ مسلمانوں کا ایمان ڈالروں سے نہیں خریدا جاسکتا۔ اربوں ڈالر خرچ کرکے بھی کسی مسلمان کو قادیانی نہیں بنایا جاسکتا۔ مسلم ممالک اور مسلم تنظیمیں قادیانی جماعت کی جانب سے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کیلئے بیس کروڑ ڈالر مختص کیے جانے کا سختی سے نوٹس لیں اور قادیانیوں کی ان خلاف اسلام سرگرمیوں کے خاتمے کیلئے خصوصی فنڈ قائم کریں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مسلم امہ مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کیلئے چالیس کروڑ ڈالر خرچ کرے گی۔ جمعیت علمائے ہند کے امیر مولانا اسعد مدنی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے امت مسلمہ ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو عالمی سطح پر جرم قرار دیا جائے۔ عقیدۂ ختم نبوت محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کا نام نہیں بلکہ آپ کے بعد کسی شخصیت کو آپ کا دوسرا جنم یا دوسرا روپ ماننے سے انکار بھی عقیدۂ ختم نبوت ہے۔ قادیانی عقائد کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی کو معبد محمد رسول اللہ کہنے پر رکھی گئی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" میں اپنے آپ کو محمد رسول اللہ قرار دیا تھا جو کہ سراسر غلط ہے۔ قادیانی اسرائیل کی طرز پر ایک علیحدہ ریاست کے قیام کیلئے کوشاں ہیں جو اسلام کے خلاف ایک بین الاقوامی مرکز کا کام دے گی۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کشمیر کو قادیانی ریاست نہیں بننے دیا جائے گا۔ مسلم ممالک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کریں۔ انڈیا کے ممتاز اسکالر مولانا ابوبکر غازی پوری نے کہا کہ اسلام، یہودیت اور عیسائیت تینوں مذاہب کا اس پر اتفاق ہے کہ قیامت سے قبل ایک مسیحا نے آنا ہے۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مسلمانوں کے نزدیک وہ مسیحا حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام ہیں جو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس وقت آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت میں ایک خلیفہ برحق اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کی حیثیت سے دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے جبکہ اس کے برعکس یہودیوں کے نزدیک وہ مسیحا دجال ہوگا۔ قادیانیوں کی جانب سے وفات مسیح کا عقیدہ رکھنا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود خیال کرنا لغو اور باطل عقیدہ ہے جس کی قرآن وحدیث صریح مخالفت کرتے ہیں۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ حضرت امام مہدی کی شخصیت محض ایک مفروضہ نہیں اور نہ ہی وہ مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نزول مسیح کے موقع پر امام مہدی مسلمانوں کے خلیفہ ہوں گے اور ان کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہوگی اور وہ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے یعنی حسنی سید ہوں گے۔ امام مہدی کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور ان کے والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے نام پر ہوگا۔ ان کی پیدائش مدینہ میں ہوگی اور مسجد حرام میں انہیں خلیفہ چنا جائے گا اور ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوگی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ مہدویت ان علامات کی روشنی میں غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ مرزا صاحب موصوف مغل تھے اور ان کا نام غلام احمد اور ان کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ مرزا صاحب موصوف کی پیدائش قادیان میں ہوئی اور وہ ساری عمر کبھی مسجد حرام نہ جاسکے اور نہ وہاں ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی۔ مفتی خالد محمود نے کہا کہ عیسائی دنیا قادیانیوں کی حمایت سے کنارہ کش ہوجائے۔ مسلم ممالک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کریں۔ امت مسلمہ فلاحی ادارے قائم کرے تاکہ مشنری سرگرمیوں کی آڑ میں قادیانیت کے فروغ اور اس کی تبلیغ پر قدغن لگائی جاسکے۔ جمعیت علمائے برطانیہ کے سیکریٹری جنرل مفتی محمد اسلم نے کہا کہ حکومت برطانیہ قادیانیوں کی جانب سے قادیانیت کو حقیقی اسلام قرار دینے کی روش پر پابندی عائد کرے اور انہیں اپنے دین کیلئے الگ نام اور اپنے مذہب کیلئے الگ شعائر وضع کرنے کا حکم دے اور قادیانیوں کی جانب سے شعائر اسلام کے نازیبا استعمال کی روش کا انسداد کرے۔ قادیانی مذہبی کتابوں میں انبیائے کرام کی توہین پر مشتمل مواد موجود ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کی مذہبی دل آزاری کا باعث ہے اس لئے یورپی حکومتیں توہین رسالت پر مشتمل قادیانی مذہبی کتابوں کو ضبط کریں۔ مولانا سعید احمد جلال پوری نے کہا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس نے بے انتہا مخالفت کے باوجود اپنی ہمہ گیریت ثابت کردی ہے۔ 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد سے دنیا میں اسلام قبول کرنے کی شرح میں پہلے کی نسبت کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ صرف گزشتہ ایک سال کے عرصے میں اوکلاہوما امریکہ میں 1450 غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا جس کے تناسب سے گزشتہ ایک سال میں دنیا میں کئی لاکھ نومسلموں کا اضافہ ہوا جبکہ قادیانیت سے تائب ہوکر مسلمان ہونے والوں کی تعداد اس سے الگ ہے۔ اسلام دنیا کا سب سے جدید اور ترقی یافتہ مذہب ہے اور دقیانوسیت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ جمعیت علمائے برطانیہ کے مولانا عبدالرشید ربانی نے کہا کہ دنیا سے دہشت گردی کی سیاست کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی احکامات کو ان کی اصل روح کے مطابق نافذ کیا جائے۔ دنیا اسلام کے سوا دیگر تمام نظاموں کی ناکامی کا تجربہ کرچکی ہے اس لئے اسے اب اسلام کو بحیثیت مکمل نظام حیات کے تسلیم کرلینا چاہئے اور اس کے نفاذ کی کوششیں کرنی چاہئیں۔ انہوں نے اپیل کی کہ دہشت گردی کی آڑ میں امت مسلمہ کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ ممتاز سعودی اسکالر ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ نے کہا کہ دنیا بھر میں ہونے والی دہشت گردی کی وارداتوں میں مذہبی قوتیں ملوث نہیں بلکہ یہ ایک منظم دہشت گردی ہے جس کی پشت پناہی تربیت یافتہ دہشت گرد کررہے ہیں جن کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ دنیا بھر میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کے پیچھے اسلام دشمن قوتوں کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ قادیانی جماعت کے چھ سوار کین اسرائیل میں کمانڈو ٹریننگ لے چکے ہیں۔ قادیانی مذہب ہر قسم کی دہشت گردی کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ دنیا میں دہشت گردی کے واقعات کے ڈانڈے قادیانی جماعت سے جاملتے ہیں۔ خود کو بچانے کیلئے قادیانیوں نے مسلمانوں پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات عائد کرنے شروع کردیئے ہیں۔ قادیانی گروہ مسلمانوں پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کرکے اپنے مذموم مقاصد و مفادات کی تکمیل چاہتا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک مختلف مذاہب کے اسکالرز پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دیں جو دہشت گردی کے اصل اسباب وعوامل کا جائزہ لے کر اس کے انسداد کی تجاویز پیش کریں۔ مسلمانوں پر دہشت گردی کا یکطرفہ الزام قطعاً بے بنیاد ہے۔ امریکی اور یورپی حکومتیں قادیانی جماعت کو عالمی دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کریں اور اس کے تمام اثاثے جات اور بینک اکاؤنٹ منجمد کریں۔ حافظ اکرام الحق ربانی نے کہا کہ دنیا بھر میں

مسلم چیریٹی اداروں کے خلاف کارروائیوں کے درپردہ قادیانی عزائم کارفرما ہیں۔ اسلام دشمن قوتوں کے فنڈ کو مضبوط کرنے کی کوششیں قابل مذمت ہیں۔

قبل ازیں حضرت امیر مرکزیہ کی اجازت سے کانفرنس کی پہلی نشست کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری محمد نیاز صاحب نے حاصل کی۔ بعد ازاں نعتیہ کلام پیش کرنے کی سعادت محمد عامر طاسین' محمد حماد خیری' مفتی عبدالمنتقم سلہٹی اور قاری ممتاز کو حاصل ہوئی۔ اس موقع پر استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے تحفظ ختم نبوت کی تحریک کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ اسلام اور قادیانیت کے اختلاف اور مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی سازشوں کی داستان ایک صدی پر محیط ہے۔ کانفرنس میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض حافظ اکرام الحق ربانی نے انجام دیئے۔

برمنگھم (نمائندہ خصوصی) دنیا کا کوئی مذہب اسلام سے بڑھ کر امن و آشتی کا داعی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق انسانی کا عظیم الشان چارٹر قرآن و حدیث کی صورت میں پیش کیا۔ دنیا بھر کے مسلمان اپنے ممالک کے امن پسند شہریوں کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یورپی ممالک قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینا بند کریں۔ مغربی میڈیا کے اسلام دشمن پروپیگنڈے کا توڑ کرنے کیلئے مسلم ممالک اپنے میڈیا کو استعمال کریں۔ قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں کو زبردستی مذہب تبدیل کر کے قادیانی بننے پر مجبور کرنا باعث تشویش ہے۔ قادیانی یورپی ممالک سے مسلم نوجوانوں کو ڈی پورٹ کروانے کا سبب بن رہے ہیں۔ آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا سدباب کیا جائے گا۔ دنیا بھر کی مسلم تنظیمیں فتنہ قادیانیت کی تردید کے لئے آگے آئیں۔ مسلم ممالک کے خلاف ہونے والی بین الاقوامی سازشوں میں قادیانی گروہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اب تک کئی مسلم سربراہان قادیانیوں کی سازشوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مسیح اور مہدی ہونے کے دعوے غلط ثابت ہوئے۔ قادیانی عقائد یہودی عقائد کا چربہ ہیں۔ دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کے بجائے مسلم امہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اعلیٰ دینی تعلیم کا نصاب متعارف کرائے تاکہ یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل طلباء اسلامی تعلیمات کے ماہر اسکالر بن سکیں۔ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلم ممالک اقوام متحدہ میں آواز اٹھائیں۔ قادیانیت ایک آزمائش ہے۔ نئی نسل اس آزمائش کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور اپنے آپ کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت تیار رکھے۔ ان خیالات کا اظہار سینٹرل جامع مسجد برمنگھم میں منعقد ہونے والی اٹھارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی افتتاحی نشست سے خطاب کرتے ہوئے علمائے کرام اور اسکالرز نے کیا۔ اس موقع پر کانفرنس میں شریک دس ہزار کے لگ بھگ مسلمانوں نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ پوری قادیانی جماعت کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

مولانا قاری اسماعیل رشیدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کا کوئی مذہب اسلام سے بڑھ کر امن و آشتی کا داعی نہیں۔ دنیا بھر کے مسلمان اپنے ممالک کے امن پسند شہریوں کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ برطانیہ کے مسلمان اس ملک کے پر امن شہری ہیں۔ یہاں کے تمام علمائے کرام اور ائمہ مساجد کو تمام اہم امور میں حصہ لینا چاہئے۔ برطانیہ کے مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی پہلے ہیں' اس لئے انہیں ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے علمائے کرام کا ساتھ دینا چاہئے۔ قادیانیوں سے ہماری کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے بلکہ اسلام اور قادیانیت کا اختلاف ایک اصولی اختلاف ہے جس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ مسلمانوں نے آج تک قادیانیوں کے خلاف کبھی قانون کو ہاتھ میں نہیں لیا۔ پوری دنیا بالخصوص یورپ کی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف آئین اور قانون سے ماورا اقدامات سے ہمیشہ گریز کیا ہے اور صرف قادیانیوں کے اصل عقائد کو عوام کے سامنے ظاہر کیا ہے۔ اس لئے علمائے کرام اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی سے قادیانیوں کو ہر صورت میں گریز کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مذہب کی بنیاد ہی لاقانونیت پر رکھی گئی ہے اس لئے قادیانیوں سے قانون پر عمل کرنے کا مطالبہ کارعبث ہے۔

مولانا عبدالمجید انور نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کا انکار اسلام کا انکار ہے۔ قرآن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی قرار دیتا ہے جبکہ دو سو کے لگ بھگ احادیث مبارک اس عقیدہ کے اثبات پر شاہد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کے بجائے مسلم امہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اعلیٰ دینی تعلیم کا نصاب متعارف کرائے تاکہ یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل طلباء اسلامی تعلیمات پر مکمل طور پر عبور رکھنے والے اسکالر بن سکیں۔

مولانا قاری خلیل احمد بندھانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیش گوئیاں حرف بہ حرف درست ثابت ہوئے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی

کے مسیح اور مہدی ہونے کے دعوے غلط ثابت ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق انسانی کا عظیم الشان چارٹر قرآن و حدیث کی صورت میں پیش کیا۔ قادیانی عقائد یہودی عقائد کا چربہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے نہ کبھی دہشت گردی کی ہے اور نہ مستقبل میں کبھی دہشت گردی میں ملوث ہوں گے۔ "مسلم دہشت گرد" اور "مسلم شدت پسند" کی اصطلاحات کا استعمال ترک کیا جائے۔ دہشت گردی کے اسباب وعوامل کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام نے کبھی دہشت گردی کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ دنیا کا کوئی مذہب اسلام سے بڑھ کر امن و آشتی کا داعی نہیں۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کہا کہ اسلام اور قادیانیت کے اختلاف اور مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی سازشوں کی داستان ایک صدی پر محیط ہے۔ دنیا بھر کی عدالتوں نے قادیانیت کو اسلام کے مقابلے پر ایک نیا دین قرار دیا ہے۔ یورپی ممالک کی حکومتیں قادیانیوں کی جانب سے اپنے اوپر مظالم کی جھوٹی شکایات اور غلط رپورٹوں کی بنیاد پر مسلم ممالک اور مسلم تنظیموں کے خلاف کسی قسم کا ایکشن لینے کے بجائے قادیانی پروپیگنڈے سے متاثر ہونا ترک کریں اور قادیانیوں کو مسلم ممالک میں حاصل شدہ حقوق کی بنیاد پر انہیں اپنے ممالک میں خصوصی حقوق اور سیاسی پناہ دینا بند کریں۔ مولانا اسلام علی شاہ نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کی جانب سے اسلام کے نام پر قادیانیت کے فروغ کی کوششوں کا انسداد کرے اور بین الاقوامی قوانین کے ذریعہ قادیانیوں کی جانب سے اسلام کے نام کو استعمال کرنے اور اس نام کی آڑ میں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر پابندی عائد کرے۔ مولانا شاہد حسین نے مغربی میڈیا کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مذموم پروپیگنڈا مہم کی مذمت کرتے ہوئے اسلامی ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ اس اسلام دشمن پروپیگنڈے کا توڑ کرنے کیلئے اپنے میڈیا کو بھرپور انداز میں استعمال کریں اور میڈیا کے ذریعے اسلام کے حقیقی پیغام اور حقیقی تعلیمات کو اجاگر کریں۔ بیلجیم ختم نبوت سینٹر کے نائب سربراہ ملک محمد افضل نے کہا کہ یورپی ممالک میں قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں کو زبردستی مذہب تبدیل کرکے قادیانی بننے پر مجبور کرنا اور بصورت دیگر حکومتی اداروں میں غلط شکایات درج کروا کر انہیں ڈی پورٹ کروانے کا سبب بننا باعث تشویش ہے۔ اب تک متعدد مسلم نوجوان اس قسم کی جھوٹی شکایات کے باعث پاکستان اور دیگر مسلم ممالک ڈی پورٹ کیے جاچکے ہیں۔ یورپی یونین مسلمانوں کو زبردستی مذہب تبدیل کرکے قادیانی بننے پر مجبور کرنے کی روش پر پابندی عائد کرے اور قادیانیوں کو اس قسم کی حرکتوں سے قانوناً روکے۔ آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا سدباب کیا جائے گا۔ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلم ممالک اقوام متحدہ میں آواز اٹھائیں۔ اس موقع پر کانفرنس میں شریک دس ہزار کے لگ بھگ مسلمانوں نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ پوری قادیانی جماعت کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس قرارداد کے ذریعہ مسلمانوں نے اسلامی کی حقیقی تعلیمات کے فروغ' عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ' قادیانیت کے آئینی اور قانونی سدباب اور دین پر مکمل عمل کرنے کا عہد بھی کیا۔

کانفرنس کی پہلی نشست دن کے دو بجے اختتام پذیر ہوئی جبکہ دوسری نشست سوا دو بجے شروع ہوکر شام ۶ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کانفرنس کے اعلامیے کے طور پر قراردادیں پڑھ کر سنائیں جس کی تمام مسلمانوں نے بھرپور تائید کی۔ حضرت اقدس امیر مرکزیہ نے آخر میں رقت آمیز دعا فرمائی اور اس طرح اٹھارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

قراردادیں منظور شدہ اٹھارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

۱:...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی جانب سے قادیانیت کو اسلام قرار دینے کی روش پر پابندی عائد کرے اور انہیں اپنے دین کے لئے الگ نام اور الگ شعائر اختیار کرنے کا پابند کرے۔ اسی طرح حکومت برطانیہ قادیانیوں کی جانب سے شعائر اسلام کے استعمال کا بھی انسداد کرے۔

۲:...... یہ اجتماع یورپی ممالک کی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی جانب سے اپنے اوپر مظالم کی جھوٹی شکایات اور غلط رپورٹوں کی بنیاد پر مسلم ممالک اور مسلم تنظیموں کے خلاف کسی قسم کا ایکشن لینے کے بجائے قادیانی پروپیگنڈے سے متاثر ہونا ترک کریں اور قادیانیوں کو مسلم ممالک میں حاصل شدہ حقوق کی بنیاد پر انہیں اپنے ممالک میں خصوصی حقوق اور سیاسی پناہ دینا بند کریں۔

۳:...... یہ اجتماع یورپی ممالک کی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی جانب سے ظلم و ستم کے ذریعہ مسلمانوں کو زبردستی مذہب تبدیل کرکے

قادیانی بننے پر مجبور کرنے کی کوششوں پر پابندی عائد کی جائے اور قادیانیوں کو اس قسم کی حرکتوں سے روکا جائے۔

۴:......یہ اجتماع عیسائی دنیا سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی حمایت سے دست کش ہو جائے۔

۵:...... یہ اجتماع مسلم ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کریں۔

۶:......یہ اجتماع مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فلاحی ادارے قائم کریں تاکہ مشنری سرگرمیوں کی آڑ میں قادیانیت اور عیسائیت کی تبلیغی سرگرمیوں پر قدغن لگائی جاسکے۔

۷:......یہ اجتماع اسلامی ممالک سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قادیانی پروپیگنڈے کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے میڈیا کو بھرپور انداز میں استعمال کریں۔

۸:......یہ اجتماع اس بات کی توثیق کرتا ہے کہ قادیانی مذہبی کتابوں میں انبیائے کرام کی توہین پر مشتمل مواد موجود ہے۔ اس لئے یورپی حکومتیں توہین رسالت پر مشتمل قادیانی مذہبی کتابوں کو ضبط کریں۔

۹:......یہ اجتماع امریکی اور یورپی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانی جماعت کی ماورائے قانون سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دے کر اس پر پابندی عائد کریں اور اس کے تمام اثاثہ جات اور بینک اکاؤنٹ منجمد کریں۔

۱۰:...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مسلم امہ یورپ کے مختلف ممالک میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کے لئے اسلامک سینٹر قائم کرے۔

۱۱:...... یہ اجتماع قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے بیس کروڑ ڈالر کے بجٹ کی منظوری کو ایک بے فائدہ کوشش قرار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ قادیانی بیس بلین ڈالر خرچ کرکے بھی کسی مسلمان کو قادیانی نہیں بناسکتے۔ مسلمانوں کا ایمان ڈالروں سے نہیں خریدا جاسکتا۔

۱۲:...... یہ اجتماع دنیا بھر میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کو اسلام دشمن قوتوں کی کارستانی قرار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ قادیانی گروہ مسلمانوں پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کرکے اپنے مذموم مقاصد و مفادات کی تکمیل چاہتا ہے۔

۱۳:...... یہ اجتماع دنیا بھر کی مسلم تنظیموں پر زور دیتا ہے کہ وہ فتنہ قادیانیت کی تردید کے لئے آگے آئیں۔

۱۴:......یہ اجتماع مسلم امہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں کے سدباب کے لئے فنڈ مختص کرے۔

۱۵:...... یہ اجتماع مسلم ممالک کے خلاف ہونے والی بین الاقوامی سازشوں میں قادیانی گروہ کو مرکزی حیثیت کا حامل قرار دیتا ہے۔ اب تک کئی مسلم سربراہان قادیانیوں کی سازشوں کا شکار ہوچکے ہیں۔

۱۶:...... یہ اجتماع قادیانیت کو ایک آزمائش قرار دیتے ہوئے نئی نسل پر زور دیتا ہے کہ وہ اس آزمائش کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوجائے اور اپنے آپ کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت تیار رکھے۔

۱۷:...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کے بجائے مسلم امہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اعلیٰ دینی تعلیم کا نصاب متعارف کرائے تاکہ یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل طلباء اسلامی تعلیمات پر مکمل طور پر عبور رکھنے والے اسکالر بن سکیں۔

۱۸:......یہ اجتماع اقوام متحدہ پر زور دیتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی جانب سے اسلام کے نام پر قادیانیت کے فروغ کی کوششوں کا انسداد کرے اور بین الاقوامی قوانین کے ذریعہ قادیانیوں کی جانب سے اسلام کے نام کو استعمال کرنے پر پابندی عائد کرے۔

۱۹:...... یہ اجتماع مسلمانوں پر دہشت گردی کے الزامات کو یکطرفہ اور قطعاً بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک مختلف مذاہب کے اسکالرز پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دیں جو دہشت گردی کے اصل اسباب وعوامل کا جائزہ لے کر اس کے انسداد کی تجاویز پیش کریں۔

۲۰:...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ناموس رسالتؐ اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلم ممالک اقوام متحدہ میں آواز اٹھائیں۔

۲۱:...... یہ اجتماع اس بات کی توثیق کرتا ہے کہ دنیا بھر میں ہونے والی دہشت گردی کی وارداتوں میں مذہبی قوتیں ملوث نہیں بلکہ یہ ایک منظم دہشت گردی ہے جس کی پشت پناہی تربیت یافتہ دہشت گرد کررہے ہیں جن کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ اجتماع واضح کرتا ہے کہ قادیانی گروہ کے چھ سو اراکین اسرائیل میں کمانڈو ٹریننگ لے چکے ہیں۔

۲۲:...... یہ اجتماع قادیانیوں کو دعوت اسلام دعوت دیتے ہوئے ان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے باطل عقائد کو ترک کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان لیں اسلامی عقائد کو بے چون وچرا تسلیم کرلیں اور امت مسلمہ کا حصہ بن جائیں۔

نظام خلافت کا قیام

مولانا محمد مونس

اس وقت سارے عالم میں ایک عجیب ہنگامہ برپا ہے۔ انسانی ذہن کے تخلیق کردہ قوانین اور ضابطے ناکام ہو چکے ہیں۔ مغرب کی نوآبادیاتی شہنشاہی' رئیسانہ جاگیرداری' ظالمانہ سرمایہ داری' فرعونی اشتراکیت اور آمرانہ فسطائیت و نازیت جیسے باطل اور طاغوتی فلسفے نظریاتی شکست وریخت کا شکار ہو چکے ہیں۔

آج نام نہاد جمہوریت ساری دنیا پر مستولی ہو کر عامۃ الناس کا استحصال کر رہی ہے' ہر زبان پر آوازۂ جمہوریت ہے' ہر فرد اس کی تعریف میں رطب اللسان اور ثنا خواں ہے' بلکہ لوگ سیکولرازم اور اسلام کے پیش کردہ اصول کو مساوی قرار دینے لگے ہیں' حتیٰ کہ بعض نادان یہاں تک کہنے لگے ہیں کہ سیکولرازم اسلام سے بہتر ہے (نعوذ باللہ)۔ دنیا نے شہنشاہیت اور ڈکٹیٹر شپ کے آہنی شکنجوں کے ایک طویل تجربے کے بعد یورپ کے پیش کردہ فلسفہ جمہوریت کو قبول کیا اور بزعم خویش یہ سمجھ لیا کہ ہم آزادی کی منزل تک پہنچ گئے۔ لیکن حقیقت کیا ہے؟ آزادی کے نام پر اس مغربی جمہوریت کی شکل میں انارکی' طوائف الملوکی' دھڑے بندی' مذہب بیزاری اور دینی و انسانی اقدار وحدود سے بغاوت اور سرتابی در کے میں ملی' سارے معاشرے اور قومی وملکی فضا کو سیکولر نظام کے سانچے میں ڈھال دیا گیا۔ بنظر غائر دیکھا جائے تو موجودہ جمہوریت اور ظالمانہ آمریت میں کوئی فرق نہیں' اگر وہاں ایک فرد یا ایک خاندان کی ملک پر اجارہ داری ہے تو یہاں ایک جماعت و پارٹی ملک کے سیاہ و سفید کی مالک بنی ہوئی ہے' ۵۱ فیصد جو چاہیں کریں ۴۹ فیصد کا کوئی وزن نہیں' اس میں عدل اجتماعی کا تصور معدوم ہے:

دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے کہ آزادی کی ہے نیلم پری

غرض آج جسم انسانیت ان خود ساختہ ظالموں کے ہاتھوں پامال ہو رہا ہے' انسانیت کو جو مسائل درپیش ہیں' جس عظیم بحران کا اس کو سامنا ہے' اس کا انسان کے اختراع کردہ ان قوانین و ضوابط میں کوئی حل نہیں' بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی' ان ضابطوں نے جسم انسانی کا بجائے مداوا کرنے کے اس کو اور زیادہ مہلک امراض میں مبتلا کر دیا۔ اقتصادی میدان میں وسائل اور مالی پیداوار پر کہیں تو کمیونزم کی شکل میں ریاستی اجارہ داری اپنے پر پھیلائے ہوئے ہے' اور کہیں کیپٹل ازم کے تحت شخصی اجارہ داری اور سرمایہ پرستی سایہ فگن ہے۔ ان سارے نظاموں کے ناکام ہونے کا واحد سبب یہ ہے کہ یہ انسان کی ذہنی اختراع ہیں' اس کے اپنے وضع کردہ ہیں جو اس قدر بے جان اور ناقص ہیں کہ ہر طرح کی تبدیلی اور ترمیم کو بآسانی قبول کر سکتے ہیں' وقت اور حالات کے ساتھ انہیں موڑا بھی جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے جن ممالک میں آج کا نام نہاد جمہوری نظام رائج ہے' ان میں الگ الگ قوانین نافذ ہیں' نظام حکومت چلانے کے طریقہ کار بھی مختلف ہیں' کہیں صدر مملکت کو اختیار کل حاصل ہے' تو کہیں وزیراعظم مالک و مختار ہے' کہیں منتخب اراکین اسمبلی و پارلیمنٹ صدر مملکت کے دائرہ اختیار میں توسیع کر کے اسے بااثر بناتے ہیں' کہیں اختیارات محدود کر کے غیر موثر بنایا جاتا ہے۔ انتخابات کے طور طریق میں بھی بنیادی فرق ہے۔

اس کے بالمقابل اسلام کے اصول و احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں' جن میں ادنیٰ سی تبدیلی تو درکنار' تخفیف کی بھی قطعاً گنجائش نہیں' اللہ تعالیٰ جو احکم الحاکمین ہے' اس کا ہر کام حکمت سے بھرپور ہوتا ہے' اس نے کائنات کی

مصالح کے عین مطابق قوانین شریعت بنائے اور انسانیت کو اس کی تنفیذ کا مکلف بنایا۔

پورے یقین و وثوق کے ساتھ اور ببانگ دہل یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس دور کی مجروح انسانیت کے زخموں کا اندمال اگر کوئی نظام کرسکتا ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے' اسلام ہی وہ مکمل نظام حیات ہے جو زندگی کے ہر گوشے اور انسان کو درپیش ہر نوع کی مشکل اور عقدۂ لاینحل میں روشن اور واضح رہنمائی کرتا ہے۔ مشہور مورخ آرنلڈ ٹائن بی لکھتا ہے:

''صرف اسلام کا تصور توحید آج کی بکھرتی ہوئی انسانیت کی شیرازہ بندی کرسکتا ہے۔''

اسلام ہی ایک ایسا جامع و حاوی دستور حیات ہے جو عبادات سے لے کر اخلاق و معاملات اور معاشیات و سیاسیات تمام شعبوں کے لئے متعین اور نقص و ابہام سے بری ٹھوس اصول و مناہج پیش کرتا ہے اور جس طرح وہ عبادات نماز روزہ کے فرائض و آداب بتلاتا ہے' اسی طرح اصول جہانبانی بھی سکھلاتا ہے' اور حدود و قصاص اور تعزیرات کی تنفیذ کے لئے حکومت و خلافت کے قیام کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اے نبی آپ پر ہم نے کتاب برحق اتاری جو اپنی پیش رو کتابوں کی تصدیق کنندہ اور ان پر نگراں ہے' سو آپ ان کے مابین اللہ کی نازل کردہ (کتاب) کے مطابق حکم کیجئے اور آپ کے پاس جو حق آگیا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔'' (المائدہ)

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلے نہ کریں وہ کافر ہیں۔'' (المائدہ)

''جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلے نہ کریں وہ ظالم ہیں۔'' (المائدہ)

یہ اور ان جیسی دوسری آیات کتاب خداوندی کے مطابق سلطنت کرنے کی فرضیت پر ناقابل انکار دلیلیں ہیں۔ مزید برآں خلافت و حکومت اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہے جس سے وہ اپنے بندوں کو نوازتا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

''اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جن کو زمین میں کمزور مجبور بنالیا گیا ہے' اور ان کو پیشوا اور وارث بنائیں۔'' (القصص)

لہٰذا جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امور سیاست سے دین کا کوئی تعلق نہیں' اور مذہب صرف چند عبادات کے مجموعے کا نام ہے' ان کا یہ گمان نہ صرف یہ کہ باطل و بے اصل ہے بلکہ دین کے صریح خلاف ہے۔ اسی نظریے کے رد میں حسن البناء کا یہ قول ہے:

''اسلام عقیدہ بھی ہے' عبادت بھی' وطن بھی ہے' قومیت بھی' سیاست بھی ہے' قوت بھی' ثقافت بھی ہے' قانون بھی' میں صراحت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کامل مسلمان وہی ہوسکتا ہے جو ایک باخبر سیاست داں ہو اور امت مسلمہ کے مسائل پر گہری نظر رکھتا ہو۔''

(''ہماری دعوت ایک نئے مرحلے میں'' حسن البناء ص:۱۳)

اسلام نے حدود و قصاص' تعزیرات اور خراج وغیرہ کا نظام مقرر کیا ہے' ظاہر ہے یہ حکومت کے بغیر نافذ العمل ہو ہی نہیں سکتے' اس سے بھی واضح ہوجاتا ہے کہ اگر دین کا سیاست میں دخل نہ ہوتا تو کتاب و سنت میں حدود و قصاص وغیرہ کے احکام بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

واقعہ یہ ہے کہ دین کا پورے طور پر نفاذ' غلبہ اور اسلام کی عظمت و شوکت کا اظہار حقیقی شکل میں اسی وقت ممکن ہے جب اہل دین سیاسی اقتدار و حکومت کے مالک اور اقوام عالم کے فیصلے ان کے ہاتھ میں ہوں' جب کہ اقتدار سے محرومی کی صورت میں دین کا آدھے سے زیادہ حصہ ناقابل عمل او معطل رہ جاتا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

''یہ جاننا ضروری ہے کہ حکومت دین کے اہم ترین واجبات میں سے ہے بلکہ دین اس کے بغیر قائم ہی نہیں ہوسکتا' کیونکہ انسانوں کا مفاد اسی صورت میں ممکن ہے' جب کہ وہ باہم دگر حاجت روائی کے اصول پر مجتمع ہوں اور ایسے مجموعے پر ان کا کوئی سربراہ ہو الخ۔''

(تحریک اخوان المسلمین' سید رضوان علی ندوی' ص:۱۳۸)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے نزدیک بھی اسلامی حکومت کا منشاء اقامت دین ہے' یعنی ایسے معاشرے کا قیام جس میں دین اپنی

تمام تفصیلات کے ساتھ جلوہ افروز نظر آئے۔

خلافت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خلافت اس عمومی سربراہی اور ریاست عامہ کا نام ہے جو اقامت دین کے کام کی تکمیل کے لئے وجود میں آئے' اس اقامت دین کے دائرہ کار میں علوم دینیہ کا احیاء' ارکان اسلام کا قیام' جہاد اور اس کے متعلقات کا انتظام مثلاً لشکروں کی ترتیب' جنگ میں حصہ لینے والوں کے حصص و مال غنیمت میں ان کا حق' نظام قضاء کا اجراء' حدود کا قائم کرنا' مظالم و شکایات کا ازالہ' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض کی ادائیگی شامل ہے اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں ہونا چاہئے۔" (ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء' ج ۱' ص ۲' ب: تاریخ دعوت و عزیمت' ج ۵' ص ۲۶۲' ابوالحسن علی ندویؒ)

خلافت کی اس اہمیت کے باوجود یہ ایک تاریک حقیقت ہے کہ آج دنیا کے کسی خطے میں نظام خلافت قائم نہیں' امت مسلمہ سخت افتراق و انتشار کا شکار ہے' اس کا کوئی متحدہ پلیٹ فارم اور بلاک نہیں۔ نظام خلافت کے قیام کی شدید ضرورت اور اس کے ناگزیر ہونے کو مزید واضح کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ فرماتے ہیں:

"ایک نہایت ہی اہم بات یہ ہے کہ شرعی حکومت کے بغیر شریعت پر پورا عمل بھی نہیں ہوسکتا' اسلام کے نظام عمل کا ایک مستقل حصہ ایسا ہے' جو حکومت پر موقوف ہے' حکومت کے بغیر قرآن مجید کا ایک پورا حصہ ناقابل عمل رہ جاتا ہے' خود اسلام کی حفاظت بھی قوت کے بغیر ممکن نہیں' مثال کے طور پر اسلام کا پورا نظام مالی و دیوانی و فوجداری معطل ہو جاتا ہے' اسی لئے قرآن غلبہ وعزت کے حصول پر زور دیتا ہے اور اسی لئے خلافت اسلامی بہت اہم اور مقدس چیز سمجھی گئی ہے اور اس کو اکابر صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین پر مقدم رکھا' جسے بہت سے کوتاہ نظر نہیں سمجھے اور اسی کی حفاظت کے لئے حضرت حسینؓ نے اپنی قربانی پیش کی تاکہ اس کا مقصد ضائع نہ ہو اور وہ نااہل ہاتھوں میں نہ جانے پائے۔ "امر المعروف" اور "نہی عن المنکر" اسلام میں جس قدر اہم فریضہ ہے' وہ اس سے ظاہر ہے کہ امت کی بعثت کا مقصد یہی بتایا گیا ہے:

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر"

ترجمہ: "تم بہترین قوم ہو' جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے' تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔"

اور قیامت تک کے لئے مسلمانوں کا یہ بھی فرض قرار دیا گیا ہے:

"ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر."

ترجمہ: "تم میں ایک جماعت ایسی رہنی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دیتی رہے' نیکی کا حکم کرتی رہے اور برائی سے روکتی رہے۔"

لیکن یہ یاد رہے کہ اس کے لئے امر (حکم) اور نہی (ممانعت) کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اہل علم جانتے ہیں کہ "امر ونہی" کے لفظ میں اقتدار اور تحکم کی شان ہے' یہ نہیں فرمایا کہ وہ بھلائی اختیار کرنے کے لئے درخواست وعرض کریں گے' پس امر ونہی کے لئے سیاسی اقتدار اور مادی قوت کی ضرورت ہے اور امت کا فریضہ ہے کہ وہ اس کا انتظام کرے۔

صحیحین کی مشہور حدیث ہے:

"تم میں سے جو شخص کوئی برا کام دیکھے' اسے ہاتھ سے روک دے' اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے روکے' اگر زبان سے بھی نہ روک سکے تو دل سے برا سمجھے اور یہ آخری درجہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔"

ظاہر ہے کہ "تغییر بالید" (ہاتھ سے روک دینے اور عملی اصلاح) کے لئے قوت واختیار کی ضرورت ہے' زبان سے روکنے کے لئے بھی کچھ قوت اور آزادی کی ضرورت ہے اور اگر یہ کچھ نہیں تو تیسرے درجہ پر قناعت کرنی پڑے گی' جو ایمان کا آخری درجہ ہے اور جس کے بعد

بعض روایات کے مطابق ایک ذرہ برابر بھی ایمان نہیں رہ جاتا' مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ غلامی میں دل سے برا سمجھنا' اور زشت و جنگ کا احساس بھی جاتا رہتا ہے۔" (سیرۃ سید احمد شہید" مصنفہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی' ا/۵۷-۵۹)

لہٰذا ملت اسلامیہ جو آج ایک نازک دور سے گزر رہی ہے' اگر اس کو اپنی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ تمام اختلافات اور باہمی چپقلش بھلا کر اور "واعتصموا بحبل اللہ الخ" کے فارمولے پر عمل پیرا ہو کر تمام علاقائی' سیاسی اور لسانی حدود کو (جنہیں باطل طاقتوں نے بڑی حکمت عملی اور ہوشیاری سے امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے) ان کے درمیان قائم کیا ہے' مسمار کر کے ایک قوم مسلم بن جائے اور وحدت اسلامیہ کی لڑی میں منسلک ہو جائیں' اور یہود و نصاریٰ کا عمودی نظام جو آج اقوام متحدہ (جو ایک یہودی تنظیم ہے) کی شکل میں پوری دنیا خصوصاً عالم اسلام کے سر پر شمشیر برہنہ بن کر لٹک رہا ہے' اس کے بالمقابل ایک عظیم خلافت اسلامیہ کا قیام عمل میں لانے کی بھرپور عادلانہ کوشش کریں۔ یہ ساری دنیا کے مسلمانوں اور ان کے دینی و دنیوی سربراہان کا ایک اہم فریضہ ہے' جس کو ادا کئے بغیر عالم اسلام یوں ہی باطل طاقتوں کا نوالہ تر بنتا رہے گا' فلسطین' چیچنیا' افغانستان' بوسنیا' کوسوو' عراق' سوڈان' اور مشرقی تیمور کی مثالیں سامنے ہیں۔

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

☆☆.........☆☆

بقیہ مولانا عبدالرحیم اشعر

کی اشیاء میں زہر دیا گیا' دو چار لقمے کھاتے ہی قاضی صاحب کی طبیعت غیر ہو گئی سخت نے آ کر حضرت لاہوری کا بھی یہی حال تھا نہیں وہ ذا مزا پا تو آتے ہی نے پہچان ڈال کر اسے بہا دیا تو یہ زہر کا ثبوت باقی نہ رہے۔ جیل میں اس سانحہ کی خبر نے آگ لگا دی۔ جیل کے تمام قیدی دیواروں اور درختوں پر چڑھ کر سراپا احتجاج بن گئے' عملہ تشدد کرتا' درمیان میں مولانا محمد علی جالندھری کا تجربہ کام آیا اور ان کے کہنے پر احتجاج ختم ہوا اور سانحہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ کچھ عرصہ بعد مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا محمد حیات' ملک عبدالغفور انوری' سائیں محمد حیات اور میں (یعنی عبدالرحیم اشعر) لاہور بورسٹل جیل منتقل کر دیئے گئے۔ وہاں پر مولانا خدا بخش ملتانی' سید امین شاہ مخدوم پوری' مولانا زرین احمد خان' موجود تھے۔ میانوالی سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ (امیر مرکزیہ) صوفی ایاز خاں آئے ہوئے تھے۔ قاری رحیم بخش پانی پتی نے تراویح جیل میں پڑھانی شروع کی تو ہر روز اڑھائی صد تحریک کے رہنما مقتدی ہوتے۔ میرے متعلق پولیس نے متعلقہ آبائی تھانہ جلال پور پیر والا سے رپورٹ مانگی تو انہوں نے غیر اہم لکھ دیا یوں تین ماہ بعد ۲۷/ رمضان شریف کو میری رہائی ہو گئی۔"

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء صفحہ ۳۹۰-۳۹۲)

(جاری ہے)

بقیہ حضرت مہدی کا ظہور

وہ زندہ ہیں اور قرب قیامت خروج کریں گے۔

یہ ایک بے حقیقت افسانہ ہے اس کی کوئی اصل نہیں اس وقت دنیا میں کوئی ایسا مہدی کلی طور پر موجود نہیں جو اچانک سامرہ کی گھاٹی سے خروج کرے' یہ افسانہ مکار و عیار احادیث گھڑنے والے خبیثوں کی خباثت اور ان کے ذہن نارسا اور باطل خیالات کا واہمہ ہے۔

بارہ خلفاء کون ہیں؟

بارہ خلفاء سے مراد وہ بارہ ائمہ نہیں ہیں' جنہیں روافض اپنی جہالت و کم عقلی کی وجہ سے سمجھ رہے ہیں' تورات میں ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ ان کی صلب سے بارہ عظیم ترین انسان جنم لیں گے۔ ان عظیم ترین انسانوں سے مراد یہی بارہ خلفاء ہیں جن کا ہم نے تذکرہ کیا یعنی حضرت ابن مسعود اور حضرت جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں جن بزرگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

افسوس کہ وہ کمزور' ضعیف العقیدہ اور جاہل مسلمان جو پہلے مذہباً یہودی تھے ان کا رافضیوں سے اختلاط ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کو یہ باور کرا دیا کہ بارہ خلفاء سے مراد (رافضیوں کے مزعومہ) بارہ ائمہ ہیں۔ چنانچہ بہت سے مسلمان اپنی جہالت و کم علمی کی وجہ سے ان کے ساتھ ہو گئے۔ یہ رجحان اس خوش فہمی میں پیدا ہوا کہ ان کم عقل اور جاہل مسلمانوں نے یہ سمجھا کہ ان روافض نے انہیں ایسی چیز بتائی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ حالانکہ انہوں نے یہ عقیدہ خود ہی گھڑا ہے اور مسلمانوں کو گمراہ و بددین بنانے کی سازش پر عمل پیرا ہیں۔ (بشکریہ ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند)

پہلی قسط

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

حیات و خدمات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ ۲۳/مئی ۲۰۰۳ء بروز جمعرات سوا بارہ بجے دن انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا عبدالرحیم اشعر ۱۵ مئی ۱۹۲۳ء کو بستی عنایت پور نزد جلال پور پیر والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ راجپوت بھٹی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ مولانا مرحوم کے والد کاشتکاری کیا کرتے تھے۔ مولانا عبدالرحیم اشعر کے ماموں زاد بھائی منشی عبداللطیف صاحب راوی ہیں کہ مولانا کے والد نے ان کی پیدائش سے کچھ عرصہ بعد خواب دیکھا کہ میرے گھر کے صحن میں جہاز اترا اس سے ایک وجیہ بزرگ اترے اور انہوں نے فرمایا کہ یہ بچہ ہمیں دے دیا جائے۔ بعد میں ملتان میں احرار کانفرنس کے موقعہ پر مولانا کے والد نے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو اپنا خواب یاد آ گیا اور ارادہ کر لیا کہ بیٹے کو ان کے سپرد کر دوں گا۔ مولانا عبدالرحیم اشعر کے ماموں حاجی رحیم بخش کنڈا رحیم بخش سے جمعہ پڑھنے کے لئے شجاع آباد شاہی جامع مسجد میں خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے ہاں حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ نوجوان (مولانا) عبدالرحیم بھی ساتھ تھے۔ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی رحیم بخش سے فرمایا کہ یہ نوجوان پڑھانے کے لئے ہمیں دے دیا جائے۔ اس وقت تک مولانا عبدالرحیم اپنے گھر پر ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔

چنانچہ ۱۹۴۳ء میں جامع مسجد حسین آگاہی ملتان میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے قائم کردہ مدرسہ محمدیہ حنفیہ میں حضرت قاضی صاحبؒ نے مولانا عبدالرحیم اشعر کو داخل کرا دیا۔ آپ نے ۱۹۴۷ء کے وسط تک جامعہ محمدیہ حنفیہ میں موقوف علیہ تک کتابیں مکمل کر لیں۔ پاکستان بننے کے بعد حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے ملتان میں خیر المدارس کا آغاز کیا تو

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے جامعہ محمدیہ کے اساتذہ بالخصوص امام القراء حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتی جامعہ کے طلباء جن میں مولانا عبدالرحیم اشعر بھی شامل تھے جامعہ محمدیہ کا کتب خانہ تپائیاں دیگر سامان سمیت سب کچھ خیر المدارس کے سپرد کر دیا۔ یوں مولانا عبدالرحیم اشعر کو جامعہ خیر المدارس کے اولین طلباء میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ نے زمانہ طالب علمی میں خداداد صلاحیتوں و ذاتی شرافت و دیانت سے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا قرب حاصل کر لیا۔ مدرسہ کی ضروریات و دیگر امور کے لئے حضرت جالندھریؒ مولانا عبدالرحیم اشعرؒ پر اعتماد کیا کرتے تھے۔ جامعہ خیر المدارس کے موجودہ صدر المدرسین اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ مولانا عبدالرحیم اشعر ہمیں (یعنی مولانا محمد صدیق صاحب) حضرت مولانا سید عطاء المنعم بخاریؒ ابن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خیر المدارس ملتان میں ہم درس تھے۔ خیر المدارس جالندھر سے منتقل ہو کر ملتان میں قائم ہوا تو ہم لوگ ملتان کے کوچہ و بازار سے ناواقف تھے۔ مولانا عبدالرحیم اشعر جامعہ محمدیہ میں کئی سال زیر تعلیم رہنے کے باعث ملتان کے گلی و بازار سے واقف تھے۔ جامعہ محمدیہ سے جب وہ خیر المدارس ملتان میں داخل ہوئے تو مدرسے کے سامان بالخصوص کتب وغیرہ کے حصول کے لئے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اپنے شاگرد مولانا عبدالرحیم سے زیادہ خدمت لیتے تھے اور ان پر بے پناہ اعتماد کرتے تھے۔ طالب علمی کے زمانہ میں مولانا عبدالرحیم کو جامعہ خیر المدارس کے ابتدائی دور میں اس کی بے مثال خدمات انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جامعہ خیر المدارس سے مولانا عبدالرحیم نے ۱۹۴۹ء میں دورہ حدیث شریف مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔

فراغت کے بعد:

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ نے اپنے گھر بستی عنایت

پور میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ چند ماہ بعد حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے آپ کو ملتان کے ایک مدرسہ میں ابتدائی مدرس مقرر کردیا۔ لیکن مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ آپ کو تدریس سے تبلیغ کی طرف کھینچ لائے۔ جانشین حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاریؒ کی زیر ادارت لاہور سے شائع ہونے والے پندرہ روزہ ''الاحرار'' لاہور جلد۲ شمارہ۸ مورخہ ۲۳ صفر تا ۸ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۳۰/ اپریل تا ۱۵/ مئی ۱۹۷۰ء کے صفحہ ۱۲ پر تحریر ہے:

''قیام پاکستان کے بعد حکومت وقت کی بعض ناجائز پابندیوں کے باعث احرار کی دفعہ خلاف قانون قرار دی گئی۔ جنوری ۱۹۴۹ء میں رد مرزائیت کے کام کو سیاسی دست و برد سے محفوظ رکھنے کے لئے شعبہ تبلیغ کو الگ جماعت کی صورت دے دی گئی۔''

مجلس احرار اسلام کل ہند کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ جماعتی سطح پر سب سے پہلے قادیانیت کے خلاف محاذ قائم کیا۔ ۱۹۳۴ء میں احرار کانفرنس قادیان میں منعقد کی۔ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام شعبہ تبلیغ قائم کیا گیا۔ (یاد رہے کہ اس شعبہ کا نام شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام تھا) شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام کل ہند کا دفتر قادیان میں قائم کیا۔ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ مولانا عنایت اللہ چشتیؒ حضرت ماسٹر تاج الدین انصاریؒ مولانا رحمت اللہ مہاجر اور دیگر زعماء احرار نے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ مذکورہ بالا حوالہ کے مطابق جنوری ۱۹۴۹ء میں شعبہ تبلیغ کو الگ جماعت کی صورت دے دی گئی۔ جس نے مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام اختیار کیا۔ یہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا باضابطہ قیام تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا مستقل پہلا انتخاب ۱۳/ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ہوا۔ یہاں چند ضروری گزارشات عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں:

۱:..... مجلس احرار اسلام کا قادیان میں جو دفتر قائم ہوا اس کا نام شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند تھا۔

۲:..... شعبہ تبلیغ کو جنوری ۱۹۴۹ء میں ایک الگ جماعت کی صورت دے دی گئی جس کا نام مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان تجویز ہوا۔

۳:..... جنوری ۱۹۴۹ء سے ہی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے کام شروع کردیا جیسا کہ ایک مطبوعہ خط جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی جانب سے ''احباب اور اصحاب خیر کی خدمت میں ضروری اپیل'' کے عنوان سے شائع ہوا' سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس خط کے صفحہ ۳ پر ہے:

''بنا بریں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ۱۹۴۹ء سے اس طرف توجہ دی اور پوری تنظیم سے ملک بھر میں تبلیغ کا کام شروع کیا۔''

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا یہ مطبوعہ خط چار صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا مکمل عکس تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء (مرتبہ راقم الحروف) کے صفحہ ۸۹۹ سے صفحہ ۹۰۲ پر شائع کردیا گیا ہے۔ ''من شاء فلیطالع''۔

۴:..... تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سے قبل مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر بندر روڈ کراچی پر قائم ہوچکا تھا جیسا کہ حضرت امیر شریعتؒ کے ایک دوسرے خط ۱۵/ اپریل ۱۹۵۲ء سے ظاہر ہے۔ یہ خط بھی چار صفحات پر مشتمل ہے۔

۵:..... چنانچہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس تحفظ ختم نبوت بھی مجلس عمل میں دیگر جماعتوں کے ساتھ شامل تھی۔ مجلس عمل میں شریک جماعتوں کے نام جسٹس منیر نے اپنی عدالتی رپورٹ میں لکھے ہیں۔ اس میں نمبر ۱۱ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام دیا ہے۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص:۸۰)

۶:..... تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں تحریک کے رہنما ۲۷/ فروری ۱۹۵۳ء کو کراچی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت سے گرفتار ہوئے۔ چنانچہ زعیم احرار حضرت ماسٹر تاج الدین انصاریؒ رقم طراز ہیں:

''ہم سب دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں آکر دراز ہوگئے..... دفتر سے گرفتار ہونے والے ہم آٹھ ارکان تھے۔ حضرت مولانا ابوالحسناتؒ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسنؒ جناب عبدالرحیم جوہرؒ جناب نیاز لدھیانویؒ مولانا لال حسین اخترؒ اسد نواز ایڈیٹر حکومت اور ماسٹر تاج الدین انصاریؒ۔'' (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء مرتبہ راقم الحروف ص:۸۹۸،۸۹۹)

۷:..... مجلس تحفظ ختم نبوت جنوری ۱۹۴۹ء میں قائم ہوئی' اسی نام سے تبلیغی کام شروع ہوا' دفاتر قائم ہونے لگے البتہ انتخاب تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد ۱۷/ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۳/ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ہوا۔

۸:..... اسی روز ہی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا میثاق رکنیت تیار ہوا' جس میں ابتدائی تاسیسی ارکان مجلس تحفظ ختم نبوت کے طور پر ۱۷ حضرات کے دستخط ہوئے جس کی ترتیب یہ تھی:

''مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا عبدالرحمن میانویؒ مولانا شیخ احمد

بھیسہ والا' مولانا سعید احمد مجلی والا' حقانی' مولانا محمد شریف بہاولپوری' مولانا تاج محمود' مولانا محمد رمضان میانوالی' مولانا عبید الحسینی' مولانا نذیر حسین بھلی' عاقل' مولانا علاؤ الدین ڈیرہ اسماعیل خان' مولانا محمد شریف جالندھری' ملک عبدالغفور انوری' مولانا غلام محمد جھنگ' حافظ محمد شریف ملتان' ماسٹر اختر حسین ملتان رحمہم اللہ تعالیٰ۔"

اس تفصیل کے بعد پھر اصل موضوع کی طرف عود کرتا ہوں۔ غرض ۱۹۴۹ء میں فراغت کے بعد مختلف علاقوں سے چکر کاٹ کر مولانا عبدالرحیم اشعرؒ نے حضرت امیر شریعتؒ کے حکم پر ختم نبوت کی پہلی ترجیح کلاس میں باضابطہ طلبہ کو تعلیم شروع کردی۔

ختم نبوت کورس:

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کا "خدام الدین" لاہور میں ۲۰/ جولائی ۱۹۸۸ء کو ایک انٹرویو شائع ہوا اس کے صفحہ ۱۴ پر مولانا فرماتے ہیں:

"چونکہ حضرت امیر شریعتؒ سے تعلق تھا ان کے کہنے پر ۱۹۴۹ء میں ہم پانچ آدمیوں مولانا محمد لقمان علی پوری' مولانا غلام محمد' مولانا قاضی عبداللطیف' مولانا قائم الدین اور مجھ (عبدالرحیم اشعرؒ) کو (فاتح قادیان) مولانا محمد حیاتؒ کے سپرد کیا گیا۔"

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ فرماتے تھے کہ اس کورس میں باقی ساتھی تو پڑھائی کے لئے مکمل وقت دیتے تھے مجھے تعلیم کے علاوہ تیاری کھانا وغیرہ کے امور کے لئے بھی وقت دینا پڑتا تھا۔ ساتھیوں کو باقاعدہ سبق لکھوایا جاتا تھا۔ جب وہ نقات تیار کرتے تھے تو میں ان کو نقل کرلیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی کہ ان پانچوں حضرات سے کم وقت تعلیم کے لئے مولانا اشعر کو ملتا تھا لیکن ان کا ہم اساتذہ و رفقاء کی خدمت کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ رد قادیانیت کا کام مولانا عبدالرحیم اشعرؒ سے لیا۔ مولانا کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ ایک وقت وہ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ دونوں کے شاگرد تھے پھر وہ وقت بھی آیا کہ وہ ان دونوں اکابر کی روایات کے امین و وارث قرار پائے۔ چنانچہ دفتر مرکزیہ ملتان' دعا کز علامہ بنوری ٹاؤن کراچی' خدام الدین لاہور اور ملک بھر میں مجلس کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت و رد قادیانیت کورس تمام مدارس میں مولانا عبدالرحیم اشعرؒ پڑھاتے تھے۔ اس وقت مجلس میں کام کرنے والے اکثر حضرات مبلغین کرام مولانا مرحوم کے شاگرد ہیں۔ ایک وقت تھا کہ مولانا کا طوطی بولتا تھا۔ کراچی سے خیبر تک مولانا کے قادیانیت کے خلاف دورے ہوتے تھے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

فیصل آباد میں تقرری:

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کو فیصل آباد کا مبلغ بنا کر بھیج دیا گیا۔ ۱۹۴۹ء کے اواخر یا ۱۹۵۰ء کے اوائل میں آپ فیصل آباد کے مبلغ بنے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے زمانہ میں آپ فیصل آباد میں تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی داعی جماعت مجلس احرار اسلام پاکستان تھی۔ قدرت نے مجلس احرار کے اکابر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' ماسٹر تاج الدین انصاریؒ' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' شیخ حسام الدینؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ' صاحبزادہ فیض الحسنؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ سے اس تحریک میں جو کام لیا وہ تاریخ احرار کا درخشندہ باب ہے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء:

میں نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء پر کتاب لکھتے وقت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ سے ایک انٹرویو لیا تھا۔ اس تحریک میں مولانا نے اپنے کردار کے متعلق تفصیلات بیان فرمائی تھیں جو اسی کتاب سے پیش خدمت ہیں:

"مولانا عبدالرحیم اشعر فرماتے ہیں کہ تحریک ختم نبوت کے زمانہ میں' میں جماعت کی طرف سے فیصل آباد کا مبلغ تھا۔ تحریک ختم نبوت چلی تو مولانا تاج محمود فیصل آباد کے امیر تھے۔ آپ نے ایک کار اور لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کر کے دیا۔ مولانا قاری عبدالحی عابد ان دنوں مدرسہ اشاعت العلوم فیصل آباد میں زیر تعلیم تھے۔ ان کو قدرت نے بلا کا گلا دیا تھا۔ یہ میرے ساتھ ہوتے۔ ہم علی الصبح کار پر نکل جاتے۔ اسپیکر لگا کر گاؤں گاؤں پھرتے۔ یہ نظمیں پڑھتے' میں تقریریں کرتا۔ اٹھارہ بیس دن تک ہم نے ضلع فیصل آباد کا کونہ کونہ چھان مارا۔ پورا ضلع تحریک میں ہر اول دستے کا کردار ادا کرنے کے لئے سراپا تحریک بن گیا۔ اٹھارہ بیس دن بعد ہمیں معلوم ہوا کہ تحریک کے تمام رہنما مولانا تاج محمودؒ' مولانا عبدالحمید ناصرؒ تمام حضرات گرفتار ہو گئے ہیں۔ پولیس ہمارے تعاقب میں ہے' کسی بھی وقت گاڑی اسپیکر ضبط کر کے ہمیں گرفتار کرلیا جائے گا۔ تو ہم نے گاڑی چھوڑ دی' فیصل آباد جامع مسجد کی بجلی اور پانی کے کنکشن منقطع کر دیئے گئے تھے۔

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ فرماتے ہیں کہ میں رات کو جامع مسجد سے ملحقہ ایک مکان میں ایک تبلیغی جماعت کے ساتھی کے گھر جا کر رہا۔ صبح جمعہ تھا معلوم ہوا کہ مولانا مفتی

صلاح الدین کاکاخیل سے تشریف لا چکے ہیں؛ جمعہ وہ پڑھائیں گے۔ وقت پر پولیس ملٹری کی ناکہ بندی کے باعث جامع مسجد میں نہ آسکے۔ میں نے تقریر کی قدرت کا کرشمہ ایسے ہوا کہ تقریر نے شہر میں آگ لگادی۔ پولیس و ملٹری حرکت میں آگئی۔ میں جمعہ سے فارغ ہوکر مسجد کے شمالی دروازہ کے قریب جنازہ گاہ میں بیٹھا تھا کہ ایک احراری دوست نے مجھے وہاں سے نکال لیا۔ میں آخری آدمی تھا جو مسجد سے نکلا۔ اس کے بعد مسجد کے دروازے بند کرکے ایک ایک آدمی کی پڑتال کی گئی کہ تقریر کرنے والے مولوی صاحب کہاں ہیں؟ میں نے ایک میلا کچیلا کمبل اوڑھ رکھا تھا۔ لباس بھی بوسیدہ (میلا) تھا مجھے انہوں نے دو خور انشتانہ سمجھا اور یوں نکل کر مسجد اہل حدیث انکلی بازار پہنچا۔ شیخ خیر محمد چاولہ منڈی والے تحریک کے ہمراہی تھے مجھے کرایہ دیا اور شہر چھوڑ دینے کا مشورہ دیا۔ مسجد کے عقبی دروازے سے کوتوالی تھانہ کے سامنے سے امین پور بازار کو کراس کرکے فتح محلہ سے ہوتے ہوئے جھنگ بازار تانگہ لیا اور جھال گھر سیالی کی طرف نکل گئے۔ میرے ساتھ رحمت اللہ شاہ تھے جو سندیلیانوالہ کے تھے۔ اشاعت العلوم میں طالب علم تھے ہم ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ملتان کی طرف چل پڑے۔ دو نوجوان ملے پوچھا کہ نواب پور جارہے ہو۔ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔

اتنے میں ملٹری کا ٹرک آگیا پوچھا کون ہو؟ ہم نے کہا: مزدور ہیں کہاں جارہے ہو؟ ہم نے کہا مزدوری کرکے اپنے گاؤں نواب پور جارہے ہیں۔ وہ مطمئن ہوکر چلے گئے۔ ہم چلتے رہے۔ رسالے والی اسٹیشن پر ٹرین کا نام تھا شہر اور اسٹیشن پر پولیس ملٹری میری گرفتاری کے لئے جل کھارہی تھی۔ فیصل آباد کے لئے ٹرین آئی تو رحمت اللہ شاہ واپس ہوگئے۔ ملتان کی ٹرین آئی میں سوار ہوگیا۔ خانیوال آیا اسٹیشن پر دو چار لقمے زہر مار کرنے کے لئے کینٹین پر گیا تو دیکھا کہ عبداللہ ہوٹل چنیوٹ بازار فیصل آباد کا مخبر پھر رہا ہے۔ یہ پولیس کا مخبر تھا میں نے اسے دیکھتے ہی اسٹیشن پر بیٹھنے میں عافیت سمجھی ٹرین چلی تو لپک کر گارڈ کے ڈبہ میں سوار ہوگیا۔ ملتان سٹی اتر کر ریلوے لائن میں ٹرین کے پیچھے کھڑا ہوگیا۔ ادھر ادھر دیکھتا رہا ٹرین چھاؤنی کے لئے چلی تو میں بستر اٹھا کر پیدل سفر کرکے خیر المدارس پہنچ گیا۔ ان دنوں جماعت (ختم نبوت) کا دفتر قدیر آباد ہوتا تھا پیغام بھیجا تیسرے روز بلاوا آیا گیا دفتر پہنچا تو مولانا محمد شریف جالندھری نے بورے والا، وہاڑی، عارف والا وغیرہ کے پروگرام بنا کر رقعہ پکڑا دیا کہ شادی کے حوالے سے لوگوں کو تحریک کے جاری رکھنے پر تیار کرواتے میں پولیس نے دفتر کا محاصرہ کرلیا۔

مولانا محمد شریف جالندھریؒ مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان، مولانا غلام محمد، سائیں محمد حیات دفتر میں موجود تھے۔ مولانا غلام محمد تو جل دے کر نکلنے میں کامیاب ہوگئے اور پروگرام پر روانہ ہوگئے۔ وہاں سے گرفتار ہوکر پھر جیل میں آملے۔ ہم چاروں مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ مولانا محمد شریف جالندھریؒ سائیں محمد حیات گرفتار کرلئے گئے۔ پولیس نے مجلس کا سیف توڑا۔ وہاں چائے پیتے ہوئے پولیس ہمیں تھانہ صدر لے گئے۔ مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان جیل کاٹنے میں بڑے بہادر اور جری تھے۔ پولیس کو کہا کہ بازار سے اپنے خرچ سے کھانا لاؤ یا جیل پہنچاؤ، ہم اپنا کھانا نہ کھائیں گے۔ پولیس نے کھانا کھلایا اور عصر کے قریب سینٹرل جیل ملتان پہنچادیے گئے۔ جیل میں گئے تو مولانا محمد علی جالندھریؒ مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ سید نور الحسن شاہ بخاریؒ مولانا سعید احمد جنگل والا، مولانا سلطان محمودؒ مولانا قائم الدین چک پوری اور دوسرے حضرات موجود تھے۔ ہمارے جاتے ہی جیل کے تمام بزرگوں نے شفقتوں سے نوازا۔ مولانا نذیر احمدؒ باق علی اور دوسرے جماعت اسلامی کے رفقاء بھی آگئے تو مولانا احمد علی لاہوریؒ نے حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کو کہہ کر پچیس عدد معرا قرآن مجید کے نسخے منگوائے اور درس قرآن جاری کردیا، پچیس دن بعد قاضی احسان احمدؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت لاہوریؒ مولانا سید نورالحسن شاہ بخاریؒ کو ڈسٹرکٹ جیل منتقل کردیا گیا۔ وہاں پر مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور حضرت لاہوریؒ کو کھانے

باقی صفحہ 17 پر

A Product of Tasty Supari
Tasty
کنول
میٹھا پان مصالحہ
ٹیسٹی کا Taste سب کی پسند
Hajiani Products

آخری قسط

دجالِ فرنگ کی داستانِ حیات

مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی

افیون اور شراب کا استعمال:

مرزا جی کہا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک افیون نصف طب ہے چنانچہ انہوں نے ایک دوا "تریاقِ الٰہی" کے نام سے تیار کی تھی جس کا بڑا جزو افیون تھا۔ اس دوا کو افیون کے مزید اضافے کے ساتھ اپنے خلیفہ اول کو چھ ماہ سے زائد مدت تک کھلاتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتے تھے۔ (اخبار الفضل قادیان ۱۹/ جولائی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۹۵ مطبوعہ بار سوم)

ٹانک وائن کا استعمال:

مرزا جی اپنے چہیتے مرید حکیم محمد حسین کو ایک خط میں لکھتے ہیں:

"محبی اخویم محمد حسین سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خریدنی خود خرید یں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید یں۔ مگر ٹانک وائن چاہئے۔ اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام"

(خطوطِ امام بنام غلام ص:۵ بحوالہ سابقہ ص ۶۰)

"سودائے مرزا" کے حاشیہ پر حکیم محمد علی پرنسپل طبیہ کالج امرتسر لکھتے ہیں:

"ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں: حسب ارشاد پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ملا:

"ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے بند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے ہے۔"

(سودائے مرزا ص:۳۹ حاشیہ)

مرزا جی بحیثیت صاحب کشف:

مرض مراق کے دماغ پر مسلط ہوجانے کے بعد مرزا جی کے دل و دماغ کے سوتے سے الہامات کا سیل رواں پھوٹ پڑا اور اعلانات و اشتہارات کے ذریعہ اس کا خوب ڈھنڈورا پیٹا گیا۔ جس کا اثر یہ نکلا کہ دور دور سے لوگ قادیان آنے لگے۔ مرزا جی تقدیس کا روپ دھارے "اپنے بیت الفکر" نامی کمرے میں لیٹے رہتے اور الہامات کی بارش ہوتی رہتی تھی اور جب الہام کی غنودگی دور ہوتی تو فوراً اسے نوٹ بک میں درج کرلیا جاتا تھا۔ (سیرت المہدی ج ۱ ص ۱۵)

ایک ہندو لڑکا بحیثیت کاتب الہامات:

چونکہ ساون کی جھڑی کی طرح الہامات کا ایک غیر منقطع سلسلہ جاری تھا اس لئے ضرورت تھی کہ انہیں ضبط تحریر میں لانے کے لئے ایک مستقل کاتب رکھا جائے۔ چنانچہ اس مقدس کام کی انجام دہی کے لئے ایک ہندو لڑکے کا انتخاب عمل میں آیا۔ خود مرزا جی لکھتے ہیں:

"ان دنوں ایک پنڈت کا بیٹا شام لال نامی جو ناگری اور فارسی دونوں میں لکھ سکتا تھا بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا گیا اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے اس کے ہاتھ سے ناگری اور فارسی خط میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور پھر شام لال مذکور کے اس پر دستخط کرائے جاتے تھے۔"

(البشریٰ ج ۱ ص:۱۰)

یہ ہندو لڑکا جب اول اول نوکر رکھا گیا تھا تو اس کی عمر کل بارہ سال کی تھی اور مرزا جی کے چچازاد بھائی مرزا امام الدین کے بقول اس وجہ سے بچہ اور سادہ لوح تھا کہ سوتک بمشکل شمار کرسکتا تھا۔ (تکذیب براہین ص:۳۲۸)

"جیسی روح ویسا کاتب حق جل داورسہ"

زراندوزی کی ایک اور تجویز:

مرزا جی نے معاشی زبوں کو دور کرنے کی غرض سے مذہبی مناظرہ اور بزرگی کا جو سوانگ رچایا تھا' اس میں انہیں بڑی حد تک کامیابی مل گئی تھی' اور وجل و فریب کے یہ تیر شہرت و قبولیت کے نشانہ پر ٹھیک بیٹھ گئے تھے جس کی وجہ سے عوام و خواص کا ایک اچھا خاصا طبقہ ان کی جانب متوجہ ہو گیا۔ اس لئے انہوں نے روپے بٹورنے کی ایک اور تجویز سوچی اور ”براہین احمدیہ“ کے نام سے پانچ جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب کی طباعت کا اعلان کیا اور لوگوں سے پیشگی قیمت اور امداد و اعانت حاصل کرنے کی غرض سے اشتہارات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس سلسلے کا پہلا اشتہار اپریل ۱۸۷۹ء میں بعنوان ”اشتہار بغرض استعانت از انصار دین محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ الابرار“ تھا' اس میں دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی تحریر تھا:

”ایسی بڑی کتاب کا چھپ کر شائع ہونا بجز معاونت مسلمان بھائیوں کے بڑا مشکل امر ہے اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جس قدر ثواب ہے' وہ ادنیٰ اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں' لہٰذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ اس کے مصارف طبع میں معاونت کریں۔ اغنیاء لوگ اگر اپنے مطبخ کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائیں گے تو یہ کتاب بسہولت چھپ جائے گی' ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہے گا' یا یوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری کتاب پانچ پانچ روپے مع اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیج دیں' جیسی جیسی کتاب چھپتی جائے گی۔ ان کی خدمت میں ارسال ہوتی رہے گی۔“ (تبلیغ رسالت ج ا ص ۱۸/ب)

کچھ دنوں کے بعد ایک اور اشتہار بعنوان ”اشتہار کتاب براہین احمدیہ بجہت اطلاع جمیع عاشقان صدق و انتظام سرمایہ طبع کتاب“ شائع کیا' اس کا مضمون بھی پہلے اشتہار کے قریب قریب تھا۔

ان اشتہارات کے ملک میں پھیلتے ہی حسب توقع روپوں کی بارش شروع ہو گئی لیکن اس بارش زر نے استسقی کے مریض کے طرح مرزا کی طلب مال کی تشنگی کو مزید بڑھا دیا' اس لئے مرزا جی نے ۳/دسمبر ۱۸۷۹ء کو اس کی قیمت میں پانچ روپے کا اور اضافہ کر کے دس روپے کر دی اور اسی کے ساتھ اس وعدہ کا بھی اعلان کیا کہ جنوری ۱۸۸۰ء میں کتاب طبع ہو کر شائع ہو جائے گی۔ (تبلیغ رسالت ج ا ص ۱۸/ھ)

چونکہ مرزا جی کے بے پناہ پروپیگنڈے نے لوگوں کو کتاب مذکور کا مشتاق بنا دیا تھا۔ اس لئے بڑی کثیر تعداد میں کتاب کے آرڈر آئے' اس مقبولیت کو دیکھ کر دو حصوں کے طبع ہو جانے کے بعد اس کی قیمت میں مزید اضافہ کر دیا اور فارغ البال لوگوں سے دس روپے کے بجائے پچیس روپے سے لے کر سو روپے تک وصول کرنے لگے۔ (ایضاً ص ۲۳)

بدمعاملگی اور سخن تراشی:

آنجہانی نے ابتدا میں پچاس حصوں پر مشتمل کتاب شائع کرنے کا اعلان کیا تھا اور ان حصوں کی پیشگی قیمت لوگوں سے وصول کر لی تھی' لیکن چار حصے شائع کرنے کے بعد اس سلسلہ کو بند کر دیا' جس کی بنا پر خریداروں کو شکایت ہوئی' اب اس بدمعاملگی پر پردہ ڈالنے کی غرض سے سخن تراشی اور الہام بازی شروع کر دی' چنانچہ براہین احمدیہ جلد چہارم کے آخری صفحہ پر ”ہم اور ہماری کتاب“ کے عنوان سے لکھتے ہیں:

”ابتدا میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی' اس وقت اس کی کوئی اور صورت تھی۔ اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً اور باطناً حضرت رب العالمین ہے اور کچھ معلوم نہیں کہ کس اندازہ اور مقدار تک اس کو پہنچانے کا ارادہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر جلد چہارم تک انوار حقیقت اسلام کے ظاہر کئے ہیں' یہ بھی اتمام حجت کے لئے کافی ہیں الخ۔“

(تبلیغ رسالت ج ا ص ۴۷)

اس تولیت و اہتمام خداوندی کے ڈھونگ کا واحد مطلب یہ تھا کہ اب میں باقی ماندہ کتاب کی طبع و اشاعت کا ذمہ نہیں لے سکتا' اب یہ کام خدا ہی کے سپرد ہے' وہ چاہے تو طبع کرائے یا نہ طبع کرائے' میری کوئی ذمہ داری نہیں۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے:

مرزا صاحب لوگوں کی پیشگی رقمیں شیر مادر کی طرح ہضم کر گئے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ لوگوں کو شکایتیں ہوئیں اور مرزا جی کی بدمعاملگی کا چرچا بر سر عام ہونے لگا' تو انہیں فکر لاحق ہوئی کہ شکوہ شکایتوں کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہا تو ایک عرصہ کے جتن کے بعد تقدس کا جو سکہ جمایا گیا تھا' کہیں عقیدت مندوں کے دلوں سے زائل نہ ہو جائے۔ اس لئے یکم مئی ۱۸۹۳ء کو آٹھ صفحات کا ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا کہ:

”مجھے ان مسلمانوں پر نہایت افسوس ہے کہ جو اپنے پانچ یا دس روپے کے مقابل پر ۳۶ جزوں (۵۷۲ صفحات) کی ایسی کتاب پا کر جو معارف اسلام سے بھری ہوئی ہے

ایسے شرمناک طور پر بدگوئی اور بدزبانی پر مستعد ہوگئے کہ گویا ان کا روپیہ کسی نے چھین لیا یا ان پر کوئی قزاق آ پڑا اور گویا وہ ایسی بے رحمی سے لوٹے گئے کہ اس کے عوض میں ان کو کچھ نہیں دیا گیا اور ان لوگوں نے زبان درازی اور بدظنی سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا کہ کوئی دقیقہ سخت گوئی کا باقی نہ رکھا اس عاجز کو چور قرار دیا گیا۔ مکار ٹھہرایا گیا۔ مال مردم خور کر کے بدنام کیا گیا۔ حرام خور کہہ کر بلایا گیا۔ دغاباز نام رکھا اور اپنے پانچ دس روپے کے غم میں وہ سیاپا کیا کہ گویا تمام گھر ان کا لٹا گیا۔الخ۔ (تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۳۴)

وعدہ خلافی:

مرزا جی نے براہین احمدیہ کی پیشگی قیمت وصول کرتے وقت یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اس کتاب میں حقانیت اسلام کے تین سو دلائل درج کئے جائیں گے لیکن وعدے کے مطابق ایک دلیل بھی پوری نہیں کی۔ چنانچہ مرزا کے صاحبزادے میاں بشیر احمد لکھتے ہیں:

"تین سو دلائل جو آپ (مرزا غلام احمد) نے لکھے تھے ان میں سے صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی اور وہ بھی نامکمل طور پر۔" (سیرت المہدی ج ا ص ۹۲)

یہ ہے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ترپن سالہ داستان حیات کا مختصر بیان جو ان کی تصنیفات یا ان کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے اور دیگر مرزائی مآخذوں کو سامنے رکھ کر پیش کی گئی ہے۔ قارئین اسے پڑھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا آنجہانی جیسے کردار و اخلاق کا شخص شریف انسان کہے جانے کے بھی قابل نہیں ہے چہ جائیکہ وہ ملہم محدث مہدی موعود مسیح زماں یا نبی ہو۔

سبحانک ھذا بھتان عظیم

اسلام کو دبانے کی تمام تر کوششوں کے باوجود اسلام ہر حال میں دنیا میں غالب ہو کر رہے گا

لندن (نمائندہ خصوصی) اسلام کو دبانے کی تمام تر کوششوں کے باوجود اسلام ہر حال میں دنیا میں غالب ہو کر رہے گا۔ یورپ میں مساجد اور مدارس کا پھیلتا ہوا جال اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا اشارہ ہے۔ قادیانی ایک سازش کے تحت یورپی ممالک کو مسلمانوں سے بدظن کر رہے ہیں۔ پوری دنیا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ ﷺ کی ذات پر جمع کر کے ہی دنیا سے دہشت گردی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں کو بنیاد پرستی کے بڑھتے ہوئے اثرات کے خاتمے کا مشورہ دینے والے پہلے خود اپنے مذاہب سے شدت پسندی اور بنیاد پرستی کا خاتمہ کریں۔ جب تک دیگر مذاہب کے پیشوا اور پیروکار اسلام اور مسلمانوں کے حق میں نرم رویہ اختیار نہیں کرتے اس وقت تک دنیا میں قیام امن ناممکن ہے۔ مسلمانوں کو روئے زمین پر سے ختم کرنے کا خواب دیکھنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مفتی خالد محمود، مولانا صاحبزادہ رشید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ اکرام، مولانا عزیز الرحمن، حافظ تکین کی جانب سے لندن اور کراؤلے میں "کاروان ختم نبوت" کے تحت اجتماعات کے حوالے سے جاری کردہ بیان میں کیا گیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کو کھلے عام جاہل اور وحشی کہا جا رہا ہے جبکہ پوری دنیا میں ہزاروں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے انسانی حقوق کے چیمپئن بنے بیٹھے ہیں۔ توہین رسالت کے جرم میں ایک قادیانی کو سزائے موت ہو جائے تو پوری دنیا میں زلزلہ آ جاتا ہے اور پورا یورپ اس کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے لیکن دنیا میں آئے دن ہونے والے مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف مجرمانہ خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے۔ اس کی اصل وجہ یورپی نژاد قادیانیوں کا یورپی ممالک میں اثر و رسوخ ہے جس کی وجہ سے وہ یورپ میں دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے لئے پریشانی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ قادیانی یورپی ممالک مسلمانوں کو قادیانی بننے کی ترغیب دیتے ہیں اور مسلمانوں کی جانب سے انکار پر ان کے لئے یورپ میں عرصہ حیات تنگ کر دیتے ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق مسلمان نوجوانوں کو یورپی ممالک سے ڈی پورٹ کرانے میں اصل ہاتھ قادیانیوں کا ہے۔ یورپی ممالک اگر دہشت گردی کا خاتمہ چاہتے ہیں تو وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔

امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی صاحبزادی کی رحلت

امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی صاحبزادی اور حضرت مولانا سید احمد رضا بجنوریؒ کی اہلیہ محترمہ کا ماہ مارچ کے لگ بھگ انتقال ہو گیا تھا۔ چونکہ ہم تک اس واقعہ کی اطلاع بروقت نہ پہنچ سکی اس لئے قارئین کو مطلع نہ کیا جا سکا۔ اب بھی ہندوستان سے شائع ہونے والے ایک جریدے کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع ملی۔ قارئین سے درخواست ہے کہ حضرت مخدومہ مکرمہ مرحومہ کے لئے ایصال ثواب اور خصوصی دعائے خیر کا اہتمام فرمائیں۔

دنیائے قادیانیت آزادی کے لئے اسلام اور مسلمانوں کی طرف دیکھ رہی ہے

لندن (نمائندہ خصوصی) یورپی ممالک اسلام کو اپنا نجات دہندہ سمجھیں۔ دنیائے قادیانیت آزادی کے لئے اسلام اور مسلمانوں کی طرف دیکھ رہی ہے۔ یورپ میں علمائے کرام کی آمد سے مسلمانوں کی ڈھارس بندھی ہے اور وہ نئے سرے سے اسلام پر عمل کرنے پر کمربستہ ہو گئے ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں علمائے کرام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہی ہیں۔ قادیانیوں پر مسلمانوں کی جانب سے لگائے گئے الزامات حقائق پر مبنی ہیں اور دنیا بھر کی مختلف عدالتوں میں ثابت ہو چکے ہیں۔ ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانوں کی توہین کرنے پر قادیانی جماعت مسلمانوں سے معافی مانگے۔ علمائے کرام کے خلاف زبان درازی کرنے والے قادیانی پست اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اسلام اور قادیانیت کا اختلاف روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ یورپی ممالک اب قادیانیوں کے یکطرفہ پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، مولانا سعید احمد جلال پوری، مفتی خالد محمود، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، حافظ اکرام، حافظ تحسین، مولانا صاحبزادہ رشید احمد، صاحبزادہ سعید احمد اور دیگر نے کاروان ختم نبوت کے تحت مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ وقت آ گیا ہے کہ عیسائی دنیا قادیانیوں کی حمایت سے دست کش ہو جائے۔ قادیانی مذہب نے دنیا کو سوائے غیر اخلاقی حرکات اور باطل عقائد کے اور کچھ نہیں دیا ہے۔ ایسے عقائد و نظریات پر مشتمل قادیانی کتب کے مطالعہ کے بعد بہت سے ناواقف قادیانی تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی شاندار کامیابی یورپ میں اسلام کی ترقی کی سمت میں ایک اہم قدم ثابت ہوگی

لندن (نمائندہ خصوصی) مسلمان پوری دنیا کو دہشت گردی سے آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ دنیا کے مختلف مسلم ممالک کے باہمی اتحاد کے لئے اسلامی قوتیں آگے آئیں۔ علمائے کرام سربراہان مملکت سے ملاقاتیں کر کے امن عالم کے سلسلے میں پیش رفت پر آمادہ کریں۔ ختم نبوت کانفرنس یورپ میں اسلام کی ترقی کی سمت میں ایک اہم قدم ثابت ہوگی۔ مسلمانوں نے ثابت کر دیا کہ وہ دہشت گردی کے حامی نہیں بلکہ دنیا میں نفاذ امن کے خواہاں ہیں۔ بڑی تعداد میں غیر مسلموں نے مختلف مساجد اور اسلامک سینٹرز میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کر کے اسلام کی حقانیت کو واضح کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین نے اٹھارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر مسلمانان یورپ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کیا۔ مولانا خواجہ خان محمد نے کہا کہ دنیا کے مختلف مسلم ممالک کے باہمی اتحاد کے لئے اسلامی قوتیں آگے آئیں۔ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی شاندار کامیابی یورپ میں اسلام کی ترقی کی سمت میں ایک اہم قدم ثابت ہوگی۔ جمعیت علمائے ہند کے سربراہ مولانا اسعد مدنی نے کہا کہ علمائے کرام مختلف سربراہان مملکت سے ملاقاتیں کر کے امن عالم کے سلسلے میں پیش رفت پر آمادہ کریں۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ مسلمانوں نے ثابت کر دیا کہ وہ دہشت گردی کے حامی نہیں بلکہ دنیا میں نفاذ امن کے خواہاں ہیں۔ مولانا سعید احمد جلال پوری نے کہا کہ دہشت گردی کی وارداتوں کا اصل نشانہ امریکا اور یورپ نہیں بلکہ مسلمان اور مسلم ممالک ہیں۔ جمعیت علمائے برطانیہ کے سیکرٹری جنرل مفتی محمد اسلم نے کہا کہ یورپی یونین کو اسلام کے پیغام امن سے آگاہی حاصل ہوگی۔ مفتی خالد محمود نے کہا کہ دہشت گردی کی وارداتوں کا اصل نشانہ امریکا اور یورپ نہیں بلکہ مسلمان اور مسلم ممالک ہیں۔ قاری اسماعیل رشیدی نے کہا کہ یورپی یونین کو اسلام کے پیغام امن سے آگاہی حاصل ہوگی۔ مسلمان پوری دنیا کو دہشت گردی سے آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کہا کہ ختم نبوت کانفرنس میں مسلمانوں کی جانب سے دی گئی دعوت اسلام کے اثرات سامنے آئے ہیں۔ بڑی تعداد میں غیر مسلموں نے مختلف مساجد اور اسلامک سینٹرز میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کر کے اسلام کی حقانیت کو واضح کیا ہے۔ حافظ اکرام الحق ربانی نے کہا کہ علمائے کرام نے قادیانیوں کی حقیقی سرگرمیاں دنیا کے سامنے واضح کر دی ہیں اور ان کے اصل چہرے کی نقاب کشائی کی ہے۔ جمعیت علمائے برطانیہ کے رہنماؤں مولانا عبدالرشید ربانی اور قاری محمد ہاشم نے ختم نبوت کانفرنس کی شاندار کامیابی کو علمائے کرام کی محنت اور مسلم عوام کی عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی کو قرار دیتے ہوئے مسلمانان یورپ کو خراج تحسین پیش کیا۔

اسلام زندہ باد — ختم نبوۃ زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

2 3 اکتوبر 2003ء

۵ ۶ شعبان ۱۴۲۴ھ

بروز جمعرات جمعۃ المبارک

۲۲ ویں سالانہ دو روزہ عظیم الشان

ختم نبوۃ کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

موضوعات

توحید باری تعالیٰ — سیرت خاتم الانبیاء — مسئلہ ختم نبوۃ

حیات عیسیٰ علیہ السلام — عظمت صحابہ و اہل بیت — اتحاد امت

ردّ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر

علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب

فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

سالانہ ردّ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۷ شعبان تا ۲۷ شعبان منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبر
ملتان—061/514122
چناب نگر—04524/212811

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب علیہ وسلم صلی اللہ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی
کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے
میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرﷺ،
سیرتِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے
جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین
ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب،
نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور
دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

خریدار بنیئے — بنائیے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے